عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۲۰ | ۲۳ تا ۲۹ شعبان ۱۴۲۲ھ بمطابق ۹ تا ۱۵/ نومبر ۲۰۰۱ء | شمارہ نمبر ۴۵

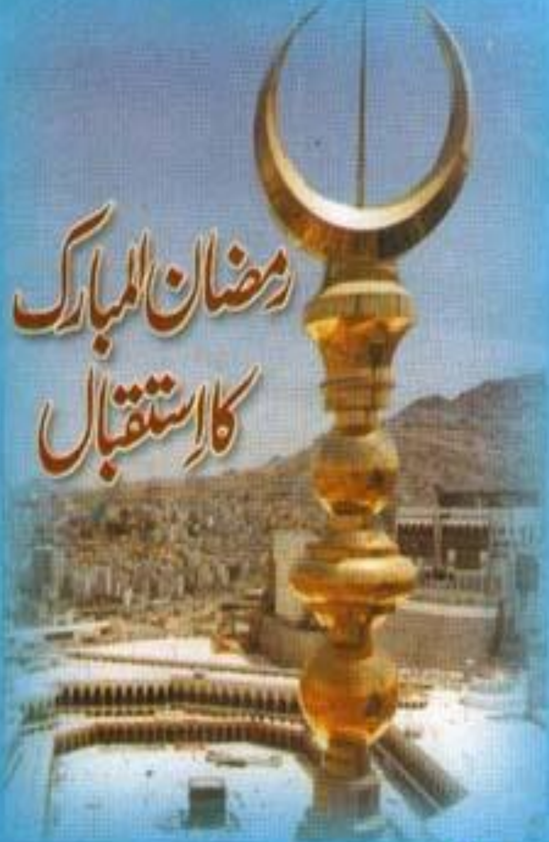

حیاتِ مسیحؑ پر قادیانی وساوس و شبہات

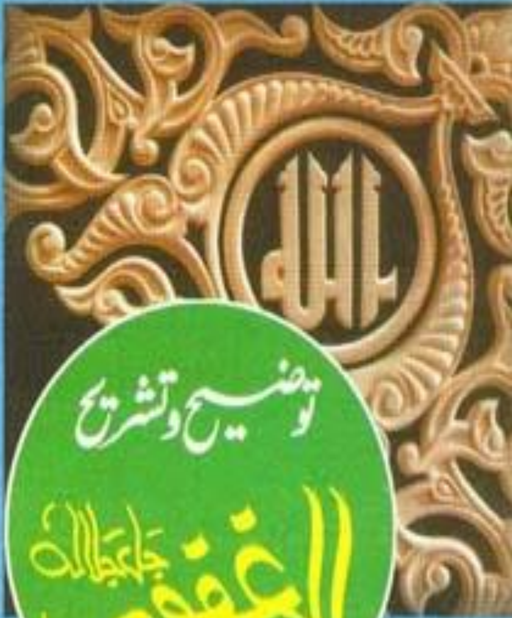

شہنشاہ خطابت

حکمرانوں کی مدہوشی

اور قادیانیت کی چالبازی

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

تراویح کی جماعت کرانا کیسا ہے؟

س:.....تراویح باجماعت پڑھنا کیسا ہے؟ اگر کسی مسجد میں جماعت کے ساتھ نہ پڑھی جائے تو کچھ گناہ تو نہیں؟

ج:.....رمضان شریف میں مسجد میں تراویح نماز ہونا سنت کفایہ ہے اگر کوئی مسجد تراویح کی جماعت سے خالی رہے گی تو سارے محلے والے گناہ گار ہوں گے۔

تراویح کے لئے دوسری مسجد میں جانا:

س:.....اپنے محلہ کی مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں تراویح پڑھنے جانا کیسا ہے؟

ج:.....اگر اپنے محلّہ کی مسجد میں قرآن مجید ختم نہ ہوتا ہو یا امام قرآن مجید غلط پڑھتا ہو تو تراویح کے لئے محلّہ کی مسجد کو چھوڑ کر دوسری جگہ جانا جائز ہے۔

تراویح کے امام کی شرائط کیا ہیں؟

س:.....تراویح پڑھانے کے لئے کس قسم کا حافظ ہونا چاہئے؟

ج:.....تراویح کی امامت کے لئے وہی شرائط ہیں جو عام نمازوں کی امامت کے لئے ہیں۔ اس لئے حافظ کا متبع سنت ہونا ضروری ہے۔ داڑھی منڈانے یا کترانے والے کو تراویح میں امام نہ بنایا جائے' اسی طرح معاوضہ لے کر تراویح پڑھانے والے کے پیچھے تراویح جائز نہیں' اس کے بجائے الم ترکیف کے ساتھ پڑھ لینا بہتر ہے۔

نماز کی پابندی نہ کرنے والے اور داڑھی کترانے والے حافظ کی اقتداء میں تراویح:

س:.....ایک حافظ قرآن پورے سال پابندی کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا مگر جب ماہ رمضان آتا ہے تو کسی مسجد میں ختم قرآن سناتا ہے' سوال یہ ہے کہ ایسے حافظ کے پیچھے تراویح کی نماز پڑھنے کا شرعاً کیا حکم ہے' نیز ایک مٹھی کے اندر داڑھی کتروانے والا حافظ یعنی ایک مٹھی سے داڑھی کم ہو تو ایسے حافظ کے پیچھے نماز تراویح پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:.....ایسے حافظ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں' اس کے بجائے الم ترکیف کے ساتھ تراویح پڑھ لینا بہتر ہے۔

تراویح میں تیز رفتار حافظ کے پیچھے قرآن سننا کیسا ہے؟

س:.....سورہ مزمل کی ایک آیت کے ذریعہ تاکید کی گئی ہے کہ قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ اس کے برعکس تراویح میں حافظ صاحبان اس قدر روانی سے پڑھتے ہیں کہ الفاظ سمجھ میں نہیں آتے اگر وہ ایسا نہ کریں تو پورا قرآن وقت مقررہ پر ختم نہیں کرسکتے۔ کیا تراویح میں اس طرح پڑھنا درست ہے؟

ج:.....تراویح کی نماز میں عام نمازوں کی نسبت ذرا تیز پڑھنے کا معمول تو ہے مگر ایسا تیز پڑھنا کہ الفاظ صحیح طور پر ادا نہ ہوں' اور سننے والوں کو سوائے "یعلمون تعلمون" کے کچھ سمجھ نہ آئے' حرام ہے ایسے حافظ کے بجائے الم ترکیف سے تراویح پڑھ لینا بہتر ہے۔

تراویح میں اگر مقتدی کا رکوع چھوٹ گیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

س:.....تراویح میں امام صاحب نے کہا کہ دوسری رکعت میں سجدہ ہے' لیکن دوسری رکعت میں امام نے نہ جانے کس مصلحت کی بنا پر سجدہ کی آیات تلاوت کرنے سے پہلے ہی رکوع کرلیا جبکہ مقتدی خاص طور پر جو کونوں اور پیچھے کی طرف تھے وہ دوسری رکعت میں سجدہ کی بنا پر سجدہ میں چلے گئے' لیکن جب امام نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو وہ حیرت اور پریشانی میں کھڑے ہوئے اور امام اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں گیا تو مقتدی بھی سجدے میں چلے گئے اور بقیہ نماز ادا کی۔ یعنی امام کی نماز تو درست رہی جبکہ مقتدیوں کا رکوع چھوٹ گیا اور انہوں نے سلام امام کے ساتھ ہی پھیرا' کیا مقتدیوں کی نماز درست ہوئی' اگر نہیں تو اس صورت میں مقتدیوں کو کیا کرنا چاہئے؟

ج:.....مقتدیوں کو چاہئے تھا کہ وہ اپنا رکوع کرکے امام کے ساتھ سجدے میں شریک ہوجاتے۔ بہرحال رکوع نماز میں فرض ہے جب وہ چھوٹ گیا تو نماز نہیں ہوئی۔ ان حضرات کو چاہئے کہ اپنی دو رکعتیں قضا کرلیں۔

تراویح کے دوران وقفہ:

س:.....تراویح کے دوران کتنا وقفہ کرنا چاہئے؟

ج:.....نماز تراویح کی ہر چار رکعت کے بعد اتنی دیر بیٹھنا جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی گئی ہیں' مستحب ہے لیکن اگر اتنی دیر بیٹھنے میں لوگوں کو تنگی ہو تو کم وقفہ کیا جائے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مفتی محمد جمیل خان
مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

جلد: ۲۰ ۲۳ تا ۲۹ شعبان ۱۴۲۲ھ بمطابق ۹ تا ۱۵ نومبر ۲۰۰۱ء شمارہ: ۲۵

☆ بیاد ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر، مفتی نظام الدین شامزئی، مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا سعید احمد جلال پوری، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل وتزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

❁ (اداریہ) 4
❁ حیات مسیح پر قادیانی وساوس وشبہات (حضرت مولانا اللہ وسایا) 6
❁ رمضان المبارک کا استقبال (حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی) 9
❁ توضیح وتشریح الفوز بجل جلالہ (مولانا محمد اشرف کھوکھر) 19
❁ شہنشاہ خطابت (جناب برکت اللہ احمد) 12
❁ مرزا قادیانی کی علمی ومذہبی زندگی کے تین دور (مولانا قاری محمد عثمان منصور پوری) 21

زرتعاون بیرون ملک

امریکہ کینیڈا آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر
یورپ افریقہ: ۶۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زرتعاون اندرون ملک

فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے
سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت الحبیب بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ ...۔۱۰۰۰ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph:583486-514122 Fax:542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph:7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

حکمرانوں کی مدہوشی اور قادیانیت کی چالبازی

ہمارے ملک کے حکمرانوں کی عجیب ریت ہے کہ جب تک وہ حکمران نہیں ہوتے ان کے سوچنے اور سمجھنے کی حالت ٹھیک نہیں ہوتی ہے مگر جیسے ہی ان پر حکمرانی کا بھوت سوار ہوتا ہے اور اقتدار کا نشان کے دماغ پر چڑھتا ہے ان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں اور وہ نہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور نہ اپنے کانوں سے سنتے ہیں اور نہ ہی اپنی مرضی سے کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ پتہ نہیں کہاں سے ان پر ایسے لوگ مسلط ہو جاتے ہیں کہ وہ ان کو اس دنیا سے نکال کر کسی دوسری دنیا میں لے جاتے ہیں اس کا بارہا تجربہ ہوا۔ صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب سے علماء کرام کے ایک وفد نے ملاقات کی اور ان کو ایسا سینٹر شپ کی زائد درخواستوں کے سلسلے میں تفصیل بتائیں جس پر انہوں نے کہا کہ یہ ضرور منظور ہونی چاہئیں۔ ابھی اجلاس بار ہا ہوں ابھی منظور کرا کر آپ کو مطلع کروں گا۔ اجلاس سے واپس تشریف لائے تو ان کا رخ بدلا ہوا تھا۔ انہوں نے اتنی مشکلات بیان کر دی اور وہ منظور کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ یہ تو عام بات ہے ملکی سالمیت کا مسئلہ ہو اور علماء کرام تفصیل کے ساتھ اصل حقائق سے کسی حکمران کو آگاہ کریں تب بھی بات سمجھ میں نہیں آتی۔ پاکستان قائم ہوا اور ظفر اللہ نے وزیر خارجہ کی حیثیت سے پاکستان کے بجائے قادیانیت کے فروغ کا کام شروع کر دیا' حکمرانوں کو اس کی شرانگیزیوں سے آگاہ کیا گیا۔ ثبوت کے ساتھ سفارت خانوں کی کارکردگی اور قادیانیت کے لٹریچر کی تقسیم اور بعض حکمرانوں کے ریمارکس کے پاکستان کے سفارت خانے میں یا قادیانیت کے تبلیغی مراکز مگر کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگی کے فروغ کے سدباب کے بجائے ان علماء کرام کو کانگریسی قرار دے کر ان کے خلاف مقدمات بنا دیتے۔ بڑی مشکل سے لیاقت علی خان کو قاضی احسان احمد شجاع آبادی اور مولانا محمد علی جالندھری نے تفصیل کے ساتھ قادیانیت کی شرارتوں سے آگاہ کیا اور ان کے ذہن میں بات آئی تو اچانک ان کو قتل کر دیا گیا۔ ۱۹۵۲ء میں مرزا بشیر الدین نے واضح اعلان کیا کہ ۵۲ء گزرنے نہ پائے کہ بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ میں بدل دیا جائے اور اس سلسلے میں باقاعدہ کام شروع کر دیا گیا۔ وزیر خارجہ ظفر اللہ نے سیرت النبی کانفرنس کراچی میں اسلام کو مردہ قرار دے کر قادیانیت نشہ اقتدار کی مدہوشی سے نہ نکلا تو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ' خواجہ ناظم الدین جیسے دیندار وزیر اعظم کے پاس گئے اور ان کو تفصیلات سے آگاہ کیا مگر خواجہ ناظم الدین نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بجائے احرار اسلام کو کانگریسی کا خطاب دے کر ان کے خلاف کارروائی کا حکم دیا اور تحریک ختم نبوت ۵۳ء کچلنے کے لئے فوج کا سہارا لیا۔ جنرل اعظم نے قادیانیت کے تحفظ کے لئے مسلمانوں پر گولیاں چلائیں اور دس ہزار مسلمانوں کو شہید کر کے ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا۔ پورے پاکستان نے پولیس اور فوج مسلمانوں پر گولیاں چلاتی رہی اور حکمران قادیانیت نوازی کی بدترین مثال قائم کرتے ہوئے اور ملعون کو مطعون کرتے رہے اور قادیانیوں کو تحفظ دیتے رہے۔ خواجہ ناظم الدین کے بعد دوسرے حکمرانوں کی بھی یہی خواہش رہی تا آنکہ جناب ذوالفقار علی بھٹو مسند اقتدار پر براجمان ہوئے تو قادیانیوں نے ان کی حمایت کر کے ان کو گھیرے میں لے لیا۔ فضائیہ کا سربراہ قادیانی' آرمی فوج کے دسیوں جنرل قادیانی' نیوی میں قادیانیوں کی

بھرمار پی آئی اے میں چالیس سے زائد پائلٹ اہم آفیسر قادیانی یہاں تک کہ شعبہ میں اس کا انچارج بھی قادیانی۔ ایسا لگتا تھا کہ ملک قادیانیوں کا ہے ایسے میں مرزا ناصر کو سالانہ جلسہ میں فضائیہ کے جہازوں کے ذریعہ سلامی دی تو مجلس تحفظ ختم نبوت اور مسلمانوں کے حلقوں میں تہلکہ مچ گیا اور مرزا طاہر نے چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر نشتر کالج کے طلبہ کو ختم نبوت زندہ باد نعرے لگانے کے پاداش میں ہزاروں افراد کے ہمراہ سخت زدوکوب کیا۔ محدث العصر علامہ بنوریؒ نے تحریک ختم نبوت کا آغاز کیا تو قادیانیت افسران کی اولی میدان میں آ گئی اور مظاہرین پر گولیاں چلانا شروع کر دیں۔ ذوالفقار علی بھٹو کو گھیرے میں لے لیا آخرکار تحریک کے ہاتھوں مجبور ہو کر بھٹو نے قومی اسمبلی میں مسئلہ حل کرنے کا وعدہ کیا۔ اس سلسلے میں مولانا بنوریؒ اور مولانا مفتی محمود صاحبؒ نے بھٹو صاحب سے ملاقات کی تو اس نے کہا کہ اگر میں نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تو قتل کر دیا جاؤں گا۔ اس کے بعد جنرل ضیاء الحق صاحب سے مفتی محمودؒ نے احتجاج کیا کہ قادیانیوں کو اہم عہدوں پر فائز کیا جا رہا ہے تو جنرل ضیاء الحق نے کہا کہ قادیانی وطن کے وفادار ہوتے ہیں۔ مفتی محمود صاحبؒ نے تفصیل بتائی تو اس کی آنکھیں کھلیں۔ نواز شریف کے دور میں بھی ایسا ہی ہوا۔ اب صورتحال یہ ہے کہ جنرل مشرف صاحب اقتدار پر آتے ہی ان کو بھی قادیانیوں نے اپنی چالبازیوں نے گھیرے میں لے لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان کی اہلیہ قادیانی ہے اگرچہ اس کی تردید کی گئی ہے مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کے قریبی رشتے دار قادیانی ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ افغانستان کے خلاف جو پالیسی بنائی گئی ہے اس میں بھی قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ جنرل مشرف کو شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے موقع پر بھی قادیانیوں کی فریب کاریوں اور چالبازیوں سے آگاہ کرتے ہوئے ان کو ہوشیار رہنے کی تلقین کی گئی مگر اقتدار کی مدہوشی میں وہ علماء کرام کی تمام نصیحتوں کو فراموش کر گئے اور اس وقت صورتحال یہ ہے کہ پی آئی اے میں اکثر افسران قادیانی ہیں۔ پائلٹوں میں اتنے قادیانی ہیں کہ کسی مسلمان کو آگے آنے نہیں دیتے' اہم عہدوں پر قادیانیوں کو فائز کیا گیا ہے' سی بی آر جو ملک کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے اس میں بے شمار قادیانیوں کو بھرتی کیا گیا ہے۔ اس طرح دیگر محکموں میں بھی قادیانیوں کی بھرمار کی جا رہی ہے۔ جی ایچ کیو اور دیگر محکموں میں بھی قادیانیوں کی تعیناتی ہو رہی ہے' ایسی صورت میں ایک طرف پاکستان کو دنیا بھر کے مسلمانوں سے الگ کیا جا رہا ہے دوسری طرف پاکستان کی بقا خطرہ میں ہے۔ رہی سہی کسر طالبان مخالف پالیسی نے پوری کر دی۔

ہم حکومت کو ان سطور کے ذریعہ متنبہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ قادیانی اسلام کے وفادار نہیں ہیں تو پاکستان کے کیسے وفادار ہیں۔ ان کے جھوٹے پیغمبر مرزا غلام احمد قادیانی اور خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود نے پاکستان ختم ہونے کی پیشگوئی کی تھی۔ انہوں نے مشرقی پاکستان کو بنگلہ دیش بنانے میں اہم کردار ادا کیا اور اب وہ پاکستان کو ختم کرنا چاہتے ہیں تاکہ ثابت کر سکیں کہ ان کے پیغمبر اور خلیفہ ثانی کا قول سچا تھا مگر جس طرح ہر محاذ پر قادیانیوں کو عبرتناک انجام سے دوچار ہونا پڑا اس موقع پر بھی ذلیل و خوار ہوں گے مگر حکومت کو چاہیے کہ فوری طور پر ان قادیانیوں کو عہدوں سے الگ کر دیں تاکہ ملک کا استحکام اور تحفظ ممکن ہو سکے۔ قادیانیوں پر اعتماد کرنے والے حکمرانوں کا انجام بھی سابقہ حکمرانوں جیسا ہی ہوگا' تاریخ اس کی شاہد ہے۔

ooo

ضروری اعلان

اندرون و بیرون کراچی تمام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے رفقاء کرام کے نام بقایاجات کے یاددہانی کے خطوط ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ ان احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جن کے بقایاجات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی منی آرڈر چیک یا ڈرافٹ کی شکل میں ارسال کریں۔

نیا سالانہ زر تعاون ۳۵۰ روپے سالانہ ہے اس حساب سے رقم ارسال فرمائیں۔

نوٹ اپنے خریداری نمبر کی وضاحت بھی ضرور کریں۔ شکریہ • (ادارہ ختم نبوت)

حضرت مولانا اللہ وسایا

حیاتِ مسیح پر قادیانی وساوس وشبہات

سوال ...... حیات مسیح پر قادیانی عقل کی بنا پر جو وساوس وشبہات پیدا کرتے ہیں ان میں سے تین کو ذکر کرکے ان کا جواب دیں؟

جواب ......

قادیانی اشکال نمبر ۱:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں میں ہیں تو وہاں کھاتے کیا ہوں گے؟

جواب ۱:...... اصحاب کہف کا تین سو سال تک بغیر کھائے پیئے زندہ رہنا قرآن کریم میں مذکور ہے: ''ولبثوا فی کہفہم ثلث مائۃ سنین وازدادوا تسعا''

۲:...... حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب دجال ظاہر ہوگا تو شدید قحط ہوگا اور اہل ایمان کو کھانا میسر نہ آئے گا۔ اس پر صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس وقت اہل ایمان کا کیا حال ہوگا؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ''یجزیہم مایجزی اہل السماء من التسبیح والتقدیس'' یعنی اس وقت اہل ایمان کو فرشتوں کی طرح تسبیح وتقدیس ہی غذا کا کام دے گی۔

۳:...... اور حدیث میں ہے کہ نبی اکرمؐ کئی کئی دن کا صوم وصال رکھتے اور یہ فرماتے: ''ایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی'' ''تم میں کون شخص میری مثل ہے کہ جو ''صوم وصال'' میں میری برابری کرے، میرا پروردگار مجھے غیب سے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے یہ غیبی طعام میری غذا ہے معلوم ہوا کہ طعام وشراب عام ہے خواہ حسی ہو یا غیبی ہو۔ لہٰذا وماجعلنٰہم جسدا لا یاکلون الطعام سے یہ استدلال کرنا کہ جسم عنصری کا بغیر طعام وشراب کے زندہ رہنا ناممکن ہے غلط ہے۔ اس لئے کہ طعام وشراب عام ہے کہ خواہ حسی ہو یا معنوی۔

۴:...... حضرت آدم علیہ السلام اکل شجرہ سے پہلے جنت میں ملائکہ کی طرح زندگی بسر فرماتے تھے۔ تسبیح وتہلیل ہی ان کی خوراک تھی، پس حضرت مسیح علیہ السلام نفخہ جبرئیل سے پیدا ہونے کے باوجود جبرئیل امین کی طرح تسبیح وتہلیل سے زندگی کیوں نہیں بسر فرماسکتے؟ کما قال تعالیٰ ''ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل ادم'' جو آدم علیہ السلام آسمانوں پر کھاتے تھے وہی عیسیٰ علیہ السلام کھاتے ہیں۔

۵:...... حضرت یونس علیہ السلام کا شکم ماہی میں بغیر کھائے پیئے زندہ رہنا قرآن کریم میں صراحتاً مذکور نہیں؟ اور حضرت یونس علیہ السلام کے بارے میں حق تعالیٰ کا ارشاد ''فلولا انہ کان من المسبحین للبث فی بطنہ الی یوم یبعثون'' اس پر صاف دلالت کرتا ہے کہ یونس علیہ السلام اگر مسبحین میں سے نہ ہوتے تو اسی طرح قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں ٹھہرے رہتے اور بغیر کھائے اور پیئے زندہ رہتے۔

قادیانی اشکال نمبر ۲:...... جو شخص اسی یا نوے سال کو پہنچ جاتا ہے وہ شخص نادان ہوجاتا ہے، کما قال تعالیٰ ''ومنکم من یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئا۔''

جواب ۱:...... ارذل العمر کی تفسیر میں اسی یا نوے سال کی قید مرزا صاحب نے اپنی طرف سے لگائی ہے قرآن وحدیث میں کہیں قید نہیں۔

۲:...... اصحاب کہف تین سو سال تک کہیں نادان نہیں ہوگئے۔

۳:...... اور علی ہٰذا حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام صدہا سال زندہ رہے اور ظاہر ہے کہ نبی کے علم اور عقل کا زائل ہونا ناممکن اور محال ہے۔

قادیانی اشکال ۳:...... زمین سے لے کر آسمان تک کی طویل مسافت کا چند لمحوں میں طے کرلینا کیسے ممکن ہے؟

جواب ۱:...... سو جواب یہ ہے کہ حکمائے جدید لکھتے ہیں کہ نور ایک منٹ میں ایک کروڑ بیس لاکھ میل کی مسافت طے کرتا ہے۔ بجلی ایک منٹ میں پانچ سو مرتبہ زمین کے گرد گھوم سکتی ہے، اور بعض ستارے ایک ساعت میں آٹھ لاکھ اسی ہزار میل حرکت کرتے ہیں، علاوہ ازیں انسان جس وقت نظر اٹھاکر دیکھتا ہے تو حرکت شعاعی اس قدر سریع ہوتی ہے کہ ایک ہی آن میں آسمان تک پہنچ جاتی ہے اگر یہ آسمان حائل نہ ہوتا تو

اور دور تک وصول ممکن تھا۔

۲:...... جس وقت آفتاب طلوع کرتا ہے تو نور شمس ایک ہی آن میں تمام کرۂ ارضی پر پھیل جاتا ہے حالانکہ سطح ارضی ۲۰۳۶۳۶۳۶ فرسخ ہے جیسا کہ سبع شداد ص ۴۳ پر مذکور ہے اور ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے لہٰذا مجموعہ ۶۱۰۹۰۹۰۸ کروڑ میل ہوا۔ حکمائے قدیم کہتے ہیں کہ: جتنی دیر میں جرم شمس بتمامہ طلوع کرتا ہے اتنی دیر میں فلک اعظم کی حرکت ۵۱۹۶۰۰ لاکھ فرسخ ہوتی ہے اور ہر فرسخ چونکہ تین میل کا ہوتا ہے لہٰذا مجموعہ مسافت ۱۵۵۸۸۰۰ لاکھ میل ہوئی۔

۳:...... شیاطین اور جنات کا شرق سے لے کر غرب تک آن واحد میں اس قدر طویل مسافت کا طے کر لینا ممکن ہے تو کیا خداوند عالم اور قادر مطلق کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ کسی خاص بندے کو چند لمحوں میں اس قدر طویل مسافت طے کرا دے؟

۴:...... آصف بن برخیا کا مہینوں کی مسافت سے بلقیس کا تخت، سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں پلک جھپکنے سے پہلے پہلے حاضر کر دینا قرآن کریم میں ہے کما قال تعالیٰ:

"وقال الذی عنده علم من الکتب انا اتیك به قبل ان یرتد الیك طرفك فلما راٰه مستقرا عنده قال هذا من فضل ربی۔"

۵:...... اسی طرح سلیمان علیہ السلام کے لئے ہوا کا مسخر ہونا بھی قرآن کریم میں مذکور ہے کہ وہ ہوا سلیمان علیہ السلام کے تخت کو جہاں چاہے اڑا کر لے جاتی اور مہینوں کی مسافت گھنٹوں میں طے کرتی کما قال تعالیٰ: "وسخرنا له الریح تجری بامره"۔

۶:...... آج کل کے ملحدین فی گھنٹہ ہزار میل کی مسافت طے کرنے والے ہوائی جہاز پر تو ایمان لے آئے ہیں مگر نہ معلوم سلیمان علیہ السلام کے تخت پر بھی ایمان لاتے ہیں یا نہیں؟ ہوائی جہاز بندہ کی بنائی ہوئی مشین سے اڑتا ہے اور سلیمان علیہ السلام کے تخت کو ہوا بحکم خداوندی اڑا کر لے جاتی تھی، کسی بندہ کے عمل اور صنعت کو اس میں دخل نہ تھا اس لئے وہ معجزہ تھا اور ہوائی جہاز معجزہ نہیں۔

قادیانی اشکال ۴:...... مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

"کسی جسد عنصری کا آسمان پر جانا سراسر محال ہے، اس لئے کہ ایک جسم عنصری طبقہ ناریہ اور کرہ زمہریریہ سے کس طرح صحیح و سالم گزر سکتا ہے۔"

(ازالہ الاوہام ص ۴۷ ج ا روحانی خزائن ص ۱۲۶ ج ۳)

جواب ۱:...... یہ ہے کہ جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لیلۃ المعراج میں اور ملائکۃ اللہ کا لیل ونہار طبقہ ناریہ اور کرۂ زمہریریہ سے مرور وعبور ممکن ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی عبور و مرور ممکن ہے اور جس راہ سے حضرت آدم علیہ السلام کا ہبوط اور نزول ہوا ہے، اسی راہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہبوط و نزول بھی ممکن ہے۔

۲:...... حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آسمان سے مائدہ کا نازل ہونا قرآن کریم میں صراحتاً مذکور ہے کما قال تعالیٰ: "اذ قال الحواریون یعیسی بن مریم هل یستطیع ربك ان ینزل علینا مائدة من السماء (الی قوله تعالیٰ) قال عیسی بن مریم اللهم ربنا انزل علینا مائدة من السماء تکون لنا عیدا لاولنا واخرنا واٰیة منك وارزقنا وانت خیر الرازقین قال الله انی منزلها علیکم" پس اس مائدہ کا نزول بھی طبقہ ناریہ میں ہو کر ہوا ہے۔ مرزا صاحب کے زعم فاسد اور خیال باطل کی بنا پر اگر وہ نازل ہوا ہوگا تو طبقہ ناریہ کی حرارت اور گرمی سے جل کر خاکستر ہو گیا ہوگا۔ نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات یہ سب شیاطین الانس کے وسوسے ہیں اور انبیاء و مرسلین کی آیات نبوت اور کرامات رسالت پر ایمان نہ لانے کے بہانے ہیں۔

۳:...... کیا خداوند ذوالجلال عیسیٰ علیہ السلام کے لئے طبقہ ناریہ کو ابراہیم علیہ السلام کی طرح برد اور سلام نہیں بنا سکتا؟ جبکہ اس کی شان یہ ہے:

"انما امره اذا اراد شیأ ان یقول له کن فیکون فسبحان ذی الملك والملکوت والعزة والجبروت امنت بالله وکفرت بالطاغوت"۔

ایک اہم حوالہ:

اس بحث کو ختم کرنے سے قبل دو حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔ پہلے حوالہ میں مرزا قادیانی صراحت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات کا اقرار کرتا ہے، دوسرے حوالہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات آسمانوں پر مانتا ہے۔ اُن حوالہ جات سے آپ کو یہ فائدہ ہوگا کہ جب کوئی مرزائی حیات مسیح پر اشکال کرے کہ مسیح علیہ السلام آسمانوں پر کیسے گئے تو فوراً آپ کہہ دیں کہ جیسے موسیٰ علیہ السلام گئے تھے۔ وہ پوچھے عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر کیا کھاتے ہوں گے، آپ کہہ دیں کہ جو موسیٰ علیہ السلام کھاتے ہیں۔ حیات مسیح پر تمام اشکالات کا حل اور الزامی جواب یہ حوالہ جات ہیں۔ مرزا لکھتا ہے:

۱:...... "بل حیات کلیم الله

ساہبت بنص القرآن الکریم الا تقرء فی القرآن ما قال اللہ تعالیٰ عز و جل فلا تکن فی مریۃ من لقائہ۔ و انت تعلم ان ھذہ الایۃ نزلت فی موسیٰ فھذا الدلیل صریح علیٰ حیات موسیٰ علیہ السلام لانہ لقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والاموات لا یلاقون الاحیاء ولا تجد مثل ھذہ الایات فی شان عیسیٰ علیہ السلام نعم جاء ذکر وفاتہ فی مقامات شتّٰی۔“ (حمامۃ البشریٰ ص۵۵ روحانی خزائن ص۲۲۱ ج ۷)

۲:...... ”ھذا ھو موسیٰ فتی اللہ الذی اشار اللہ فی کتابہ الیٰ حیاتہ و فرض علینا ان نؤمن انہ حیّ فی السماء و لم یمت و لیس من المیتین۔“

(نور الحق ص۵۰ روحانی خزائن ص۶۹ ج ۸)

۱:...... پس جب بھی قادیانی، حیات عیسیٰ پر اشکال کریں آپ اس کا الزامی جواب دے دیں جو حوالہ جات بالا سے ثابت ہے۔

۲:...... یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی بدنصیب ایسا بدبخت شخص تھا جو ہر بات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا جہاد جاری ہے، مرزا نے کہا جہاد حرام ہے۔ آپؐ نے فرمایا نبوت بند ہے، مرزا نے کہا جاری ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، مرزا نے کہا کہ فوت ہوگئے۔ آپؐ کی امت کا عقیدہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے، مرزا نے کہتا ہے آسمان پر زندہ ہیں، تو جو شخص ہر بات میں آپؐ کی مخالفت کرے وہ ابلیس سے بھی بڑا کافر ہے۔

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز

GOLD, SILVER, BUYERS, SELLERS & ORDER SUPPLIERS
SHOP NO. 85, KUNDAN STREET, SARAFA BAZAR,
MITHADER, KARACHI. PHONE : 745543

HB Trustable Mark
فون:5215551-5675454
فیکس:5671503
Hameed Bros Jewellers
3, Mohan Tarrace Shahrah-e-Iraq, Saddar, Karachi-3
حمید برادرز جیولرز
3 موہن ٹیرس، نزد جلال دین، شاہراہ عراق، صدر کراچی

رمضان المبارک کا استقبال

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

میرے دوستو! تمہیں نیا رمضان مبارک اور خدا کی طرف سے تم پر پاک و بابرکت سلام! تمہاری یہ فرمائش گویا میری دلی خواہش ہے' پتہ نہیں کیوں خود میرا جی کچھ بات کرنے کو چاہ رہا تھا اور ایک تقاضہ تھا جو مجھے بات کرنے پر مجبور کر رہا تھا اور میں محسوس کرتا ہوں کہ تمہارے تجویز کردہ عنوان سے بہتر اور محبوب عنوان گفتگو میرے لئے اور کوئی ہو نہیں سکتا۔

سن ہجری کے دوسرے سال میں میرا آنا پہلے سالوں سے یکسر مختلف تھا' پہلے میں سال کے دوسرے مہینوں کی طرح ایک مہینہ تھا اپنے دوسرے بھائیوں اور رفیقوں سے کسی قسم کا امتیاز مجھے حاصل نہیں تھا' نہ کوئی خاص بات میرے اندر تھی' نہ کسی پیغام کا میں حامل تھا اور نہ دین ارکان میں سے کوئی رکن مجھ سے متعلق تھا' رجب' ذی القعدہ' ذوالحجہ اور محرم پر مجھے حسد...... استغفر اللہ...... رشک ہوتا تھا کیونکہ یہ : اشہر حرم (محترم مہینے) تھے اور اس میں سے ذی الحجہ پر مجھے اور خاص وجہ سے رشک آتا تھا' وہ یہ کہ وہ حج کا مہینہ تھا...... مجھے وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ مجھے بھی اتنا بڑا اعزاز بخشا جائے گا اور روزہ جیسے اہم اور مقدس پیغام کا مجھے حامل بنایا جائے گا' لیکن یہ اللہ کا فضل ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے' بہر حال اب سنیئے:

مسلمانوں نے شعبان سے میرا انتظار کرنا شروع کیا' انہوں نے شعبان کا بھی ایک مقدمۃ الجیش اور میرے مبشر کی حیثیت سے استقبال کیا' شعبان ہی میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! رمضان کا مہینہ تم پر سایہ فگن ہو رہا ہے۔ بڑا عظیم الشان مہینہ ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ نے اس مہینے کے روزے فرض کئے ہیں اور رات کے قیام (تراویح) کو نفلی عبادت ٹھہرایا ہے۔ جو شخص اس ماہ میں ایک نفلی نیکی کرے گا' اس کا ثواب اور دنوں کے فرض کے برابر ہوگا اور جو کوئی ایک فرض ادا کرے گا اس کا ثواب اور دنوں کے ستر فرضوں کے برابر ہوگا۔ یہ ماہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے' یہ غمخواری و غمگساری کا مہینہ ہے! اس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔''

تمام لوگ میرا چاند دیکھنے کے لئے بلند ٹیلوں اور مکانوں پر چڑھ گئے' غروب آفتاب کے بعد مدینہ میں کوئی شخص ایسا نظر نہ آتا تھا جو آسمان کی طرف نظر اٹھائے میری جستجو نہ کر رہا ہو' ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ سب سے پہلے وہ میری آمد کا مژدہ سنائے۔

پروردگار عالم نے ارادہ فرمایا کہ مجھے اب مزید تاخیر نہ ہو' لہٰذا اس کی طرف سے حکم طلوع ہوا اور مدینہ کے اس سرے سے اس سرے تک ایک مسرت کی لہر دوڑ گئی' لوگوں کی زبانوں پر ایک نغمہ مسرت جاری ہوا۔

سامعین کرام! مجھے اس کہنے میں معاف رکھیں کہ ابتدائے اسلام میں لوگوں کو میری آمد سے جو مسرت ہوئی تھی...... حالانکہ میں جیسا کہ آپ کو معلوم ہے صبر و جہاد کا مہینہ تھا...... وہ اس مسرت سے بڑھ کر ہوتی تھی جو آج آپ کو عید کا چاند دیکھ کر ہوتی ہے...... میں اس کے اسباب میں نہیں جاؤں گا کیونکہ یہ ایک طویل بات ہے' اور ویسے بھی آپ کو کڑوی لگے گی۔

(میری آمد سے) مدینہ کے لوگوں میں ایک نئی زندگی اور ایک نیا نشاط عبادت ابھر آیا' یہ لوگ عشاء کے بعد ایک ایک دو دو اور ٹکڑیاں ٹکڑیاں ہو کر نوافل میں مشغول ہو گئے قرآن کی تلاوت کرتے اور نمازیں پڑھتے رہتے' یہاں تک کہ جب رات آخر ہوئی اور سحر قریب ہوئی تو رات کی باسی روٹی یا کھجور اور پانی میں سے جس کو جو میسر آیا اس نے اس سے سحر کھائی پھر مساجد کی راہ لی اور نماز فجر ادا کی۔

یہی وہ مقام ہے جہاں وہ لوگ آج کل کے روزہ داروں سے ممتاز ہو جاتے ہیں' آج اگر آپ میں سے کوئی رات کو تھوڑی دیر عبادت کر لیتا ہے اور پھر روزہ کی نیت کر لیتا ہے تو وہ اپنا حق سمجھتا ہے کہ دن میں جتنا چاہے سوئے چنانچہ آج شہر میں بہت کم ایسے روزہ دار ملیں گے جو سوتے یا اونگھتے نظر نہ آتے ہوں' رات کو خواہ کتنا ہی تھوڑا قیام کریں مگر اس کے بدلے میں دن کا ایک خاصا حصہ ضرور نیند کی نذر کر دیا جاتا ہے...... اس کے برعکس صحابہ و تابعین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا حال یہ تھا کہ رات کا

قیام ان کے دن کے نشاط میں کوئی فرق نہیں ڈالتا تھا‘ وہ رمضان میں عبادت بھی کرتے تھے اور مشقت حیات بھی برداشت کرتے تھے اور کبھی تو روزے کی حالت میں جہاد بھی کرتے تھے‘ ان کے زمانہ میں رمضان اشیاء کی طبائع نہیں بدلتا تھا اور نہ دن کو رات بناتا تھا‘ وہ الٹے ان میں قوت اور نشاط کا بڑھا دیتا تھا اور کوئی وہ نیکی جس کو لوگ پہلے سے کرتے تھے‘ رمضان المبارک کی آمد سے منقطع نہیں ہوتی تھی‘ میں آ کر اہل مدینہ کے اخلاق میں کوئی فرق نہیں پاتا‘ مثلاً انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد سے غیبت‘ فحش کلامی اور بدگوئی سے زندگی بھر کا روزہ رکھ لیا تھا‘ تو وہ روزوں میں بھی پاک زبان‘ پاک نفس اور پاک باطن رہتے تھے ہاں اگر فرق ہوتا تھا تو یہ ہوتا تھا کہ وہ ان دنوں میں جائز غصہ کو بھی ضبط کرتے تھے۔ اگر ان میں سے کسی کو کوئی شخص گالی دیتا یا لڑنے کی باتیں کرتا تو اس کا جواب یہ ہوتا کہ:

”میں روزہ دار ہوں“

میری آمد پر وہ لوگ نیکی اور غمخواری کے بے حد حریص ہو گئے یوں سمجھئے کہ ہوا سے مقابلہ کرتے تھے‘ ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ تھا:

”جب رمضان آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امور خیر میں آندھی سے بھی تیز رفتار ہو جاتے تھے۔“

روزہ دار کو افطار کرانے‘ غلاموں کو آزاد کرانے‘ ستم رسیدوں کی امداد کرنے اور بھوکوں کو کھانا کھلانے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے‘ چنانچہ اسی وجہ سے فقراء و مساکین میری آمد کے منتظر رہتے تھے۔

لوگوں نے اپنے مشاغل میں روزہ گزارا‘ لیکن اللہ سے غافل نہیں ہوئے اور نہ بیع و تجارت نے ان کو اللہ کی یاد اور جماعتوں کی حاضری سے غافل کیا‘ شام کو گھر لوٹے اور ذکر و تلاوت میں مشغول ہو گئے۔ مساجد کا حال اس وقت یہ ہو جاتا تھا کہ اگر تم جاؤ تو ذکر کی بھنبھناہٹ کے سوا کوئی آواز نہ سن پاؤ۔

آفتاب غروب ہوا‘ مؤذن نے اذان دی اور میں نے دیکھا کہ سید الاولین والآخرین نے ایک چھوہارے اور کچھ پانی سے افطار فرمایا اور پھر اس پر اتنا شکر کہ انواع و اقسام کی افطاریوں پر بھی لوگوں کو یہ مقام شکر نصیب نہیں ہو سکتا۔ سنئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں:

”تشنگی دور ہوئی رگیں تر ہو گئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر واجب ہو گیا۔“

آپ کے اصحاب نے بھی اسی طرح چند کھجوروں اور پانی کے چند گھونٹوں سے روزہ کھولا اور اللہ کی حمد کی‘ پھر نماز پڑھی اور جو کچھ اللہ نے عنایت فرمایا صرف بقدر ضرورت کھا لیا‘ نہ اس میں اسراف ہوتا تھا اور نہ ناک تک پیٹ بھرتا تھا۔

مہینہ بھر ان کا یہی معمول رہتا تھا‘ نہ اس میں کوئی فرق آتا اور نہ وہ اس سے اکتاتے اور بداشتہ خاطر ہوتے‘ بلکہ ہر دن نشاط کی ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی اور عبادت و نیکی کی حرص بڑھتی تھی گویا روزوں سے ان کی روح کو غذا ملتی تھی‘ اور مہینے کے آخر میں ان کی قوت اور نشاط پہلے سے بھی بڑھا ہوا نظر آتا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک مسلسل نشاط اور ذوق عمل سے مخمور رہتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آخری عشرہ آتا تو بالکل ہی کمر کس لیتے تھے‘ رات عبادت میں گزارتے اور اہل خانہ کو بھی جگاتے اور پھر اعتکاف فرما لیتے تھے۔

میں جب اس دور سعادت کے روزہ داروں کا بعد کے روزہ داروں سے مقابلہ کرتا ہوں تو صورت و شکل میں تو کوئی فرق نظر نہیں آتا بلکہ بعض بعد والے زیادہ نفل پڑھتے اور زیادہ وقت تلاوت کرتے نظر آتے ہیں‘ مگر خشوع و اخلاص اور ایمان و احتساب کی کیفیات میں کھلا فرق محسوس کرتا ہوں‘ اگر سابقین کی ایک رکعت کا وزن کیا جائے تو بعد والوں کی بہت سی رکعتوں پر بھاری نکلے گی کہ وہ اپنے ایمان و احتساب میں بھاری تھے۔

اور دوسرا فرق جو میں بتلا سکتا ہوں یہ ہے کہ ان پر روزہ اپنے گہرے اخلاقی اور نفسیاتی اثرات چھوڑ کر جاتا تھا‘ یوں کہئے کہ ان کی طبیعتوں پر روزہ کی ایک نہ مٹنے والی چھاپ پڑ جاتی تھی اور اگلے سال جب میں پھر لوٹ کر آتا تو ان میں وہی عفت‘ وہی تقویٰ‘ وہی صدق و امانت‘ وہی رقت‘ وہی کریم النفسی‘ وہی حرص طاعت‘ وہی لذات نفس سے نفرت‘ وہی آخرت کی فکر اور وہی دنیا سے بے رغبتی پاتا۔ الغرض ہر دوسری مرتبہ وہ مجھے پہلے سے زیادہ پاک باطن اور صاف دل ملتے تھے۔

قصہ مختصر!...... جب میرا وقت ختم ہو گیا اور روانگی کا دن آیا تو انہوں نے مجھے ایک بہت ہی پیارے دوست کی طرح رخصت کیا‘ آنسو کسی طرح تھمتے نہ تھے اور آہیں قرار پاتی نہ تھیں‘ لبوں پر یہ دعا تھی کہ خدایا یہ ملاقات آخری نہ ہو‘ یہ دن اس کے بعد بھی بار بار آئیں۔

یہ ہے خیر القرون میں میرے استقبال کی ایک ہلکی سی تصویر۔

☆☆.................☆☆

مدرسہ عربیہ سعدیہ

خانقاہ سراجیہ مجددیہ ڈاکخانہ کندیاں ضلع میانوالی

کا مختصر تعارف

مدرسہ عربیہ سعدیہ کی بنیاد اس وقت رکھی گئی جب ۱۹۲۰ء میں خانقاہ سراجیہ کا وجود مسعود منظر شہود پہ آیا تا کہ سالکین طریقت و طالبان حق روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کرسکیں اور ظاہری و باطنی خوبیوں سے آراستہ ہوسکیں۔ آغاز ہی سے خانقاہ کی طرح مدرسہ کو بھی نابغہ روزگار ذوات قدسیہ کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔ چنانچہ مدرسہ کے بانی اور سرپرست اول مجدد دوراں' قیوم زماں حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے جو سراج الملۃ حضرت مولانا سراج الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اجل اور خانقاہ سراجیہ کے مؤسس ہیں۔ ۱۹۴۱ء میں جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے خلیفہ ارشد حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ادارہ کی سرپرستی فرمائی۔ جب ۱۹۵۶ء میں ان کا انتقال ہوا تو ان کے خلیفہ اکرام سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اس وقت سے اب تک سرپرستی فرمارہے ہیں۔ بحمد اللہ اس طویل عرصہ میں ادارہ اخلاص کے ساتھ اس پسماندہ علاقے میں دینی کام' تعلیم وتربیت میں فعال حیثیت رکھتا ہے۔ جید علماء کرام وقراء عظام نے تدریسی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اس وقت پانچ اساتذہ کرام محنت ولگن کے ساتھ کام کررہے ہیں جن میں دو اساتذہ درجہ قرآن میں اور تین شعبہ کتب میں مصروف ہیں۔

ایک سو چالیس کے قریب طلبہ کرام زیر تعلیم ہیں' جن کے مکمل اخراجات کھانا' بستر' چارپائی' علاج معالجہ اور ماہانہ وظیفہ کا مدرسہ کفیل ہے توکلا علی اللہ اور خانقاہ شریف کے متوسلین اور آپ جیسے اہل دل اور دینی جذبہ رکھنے والے احباب کے دامے' درمے' قدمے' سخنے تعاون سے تمام ضروریات پوری ہورہی ہیں اور آئندہ بھی انشاءاللہ یہ حضرات اپنے اس ادارہ سے خصوصی تعاون فرماتے رہیں گے' چونکہ مدرسہ کی موجودہ عمارت بہت پرانی اور ناکافی ہے' نئی تعمیر کا کام شروع کرنا بھی عزائم میں ہے۔ آپ جیسے مخلص احباب سے امید قوی ہے کہ ادارہ کے ساتھ ہر لحاظ سے تعاون فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

ترسیل زر کے لئے پتہ اور بینک اکاؤنٹ:

مسلم کمرشل بینک چشمہ بیراج کالونی برانچ

اکاؤنٹ نمبر ۳۔۲۱ بینک کوڈ نمبر ۱۰۲۹

خانقاہ سراجیہ ڈاکخانہ کندیاں ضلع میانوالی

والسلام

خلیل احمد عفی عنہ

نائب مہتمم مدرسہ عربیہ سعدیہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی

تحریر: برکت اللہ احمد

شہنشاہ خطابت

فوج اور چندہ:

دوسری جنگ عظیم شروع ہو چکی تھی اور برطانوی حکومت برصغیر سے افرادی قوت کی طالب تھی جاپان کی جنگ میں شریک ہونے کے بعد اس کی فوجیں برما تک آ گئیں دوسری طرف جرمن افواج جنرل رومیل کی کمانڈ میں سکندریہ کے ساحل تک پہنچ گئیں حکومت فرنگیہ سادہ لوح عوام کو اپنے گماشتوں کے ذریعے خوبصورت وردی بندوق اور مفت راشن کے لالچ کے ذریعے دام میں پھنسا رہی تھی۔ ان حالات میں امیر شریعتؒ فوجی بھرتی کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک چلا رہے تھے جب والدین کو معلوم ہوتا کہ ان کا لڑکا فوج میں بھرتی ہو گیا ہے تو وہ پریشان ہو کر امیر شریعتؒ کے پاس آتے امیر شریعتؒ پہلے تو انہیں خوب جھاڑ پلاتے اور پھر مجلس احرار کے لئے پانچ روپے چندہ وصول کر کے اس کی رسید اس لڑکے کے نام کاٹتے جو فوج میں بھرتی ہو کر ٹریننگ کے لئے جا چکا تھا' چندے کی رسید کے ساتھ جماعت کے طبع شدہ فارم پر لڑکے کو یہ خط بھی لکھا جاتا کہ:

"عزیزم

سلام مسنون!

تمہارا چندہ برائے مجلس احرار بڑی پابندی سے پہنچ رہا ہے۔ شکریہ! اپنی جماعتی ذمہ داریوں کو خوب اچھی طرح نبھانا فوج کے اندر رہ کر جماعت نے جو ڈیوٹی تمہارے سپرد کی ہے اسے خیال سے انجام دینا۔

فقیر عطاء اللہ شاہ بخاری"

یہ خط جب فوجی آفیسرز کے پاس پہنچتا تو مذکورہ جوان سے تفتیش کی جاتی ہے کہ عطاء اللہ شاہ بخاری سے تمہارا کیا تعلق ہے؟ جس کا جواب ظاہر ہے کہ نفی کی صورت میں ملتا اسی طرح جماعت احرار کو چندہ دینے سے انکار۔ اس پر اس لڑکے کو خط اور رسید دکھا کر فوج سے برخاست کر دیا جاتا۔ اس طرح چار دن بعد اس کے گھر والے لڑکے کی واپسی پر امیر شریعتؒ کو دعائیں دیتے۔

پیام حیات:

آریہ سماجی پنڈت چمپاوتی پروفیسر ڈی اے وی کالج لاہور نے جب رسوائے زمانہ کتاب "رنگیلا رسول" لکھی تو اس کے خلاف مسلمانوں نے ۴/۵ جولائی ۱۹۲۷ء کی درمیانی رات کو لاہور میں جلسہ کیا جس سے خطاب کرتے ہوئے امیر شریعتؒ نے فرمایا:

"آج ہم سب فخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کو برقرار رکھنے کے لئے جمع ہوئے ہیں' بنی نوع انسان کو عزت بخشنے والے کی عزت خطرے میں ہے' آج اس جلیل القدر ہستی کا ناموس معرض خطر میں ہے جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے' آج مفتی کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید صاحب کے دروازے پر ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آئیں اور فرمایا: کہ ہم تمہاری مائیں ہیں؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں۔ اے دیکھو تو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دروازے پر تو کھڑی نہیں؟ یہ سن کر حاضرین میں کہرام مچ گیا اور مسلمان دھاڑیں مار مار کر رونے لگے شاہ جی نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا تمہاری محبت کا یہ عالم ہے کہ عام حالتوں میں کٹ مرتے ہو لیکن کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آج سبز گنبد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تڑپ رہے ہیں اور خدیجہؓ و عائشہ رضی اللہ عنہن پریشان ہیں' بتاؤ تمہارے دلوں میں امہات المومنینؓ کی وقعت ہے آج ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ تم سے اپنے حق کا مطالبہ کر رہی ہیں' وہی جنہیں رسول اللہ حمیرا کہہ کر پکارتے تھے جنہوں نے سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو رحلت کے وقت مسواک چبا کر دی تھی اگر تم خدیجہؓ و عائشہؓ کی ناموس کی

خاطر جائیں دیدو تو کچھ کم فخر کی بات نہیں یاد رکھو یہ موت آئے گی تو پیام حیات لے کر آئے گی۔"

مسلمانوں کا مستقبل:

دہلی میں تقریر کرتے ہوئے امیر شریعت نے قائداعظم سے مخاطب ہوکر فرمایا:

"پاکستان کی تھیوری میرے بار بار سوچنے پر بھی سمجھ میں نہیں آئی میں جس قدر سوچتا ہوں اسی قدر کھوجاتا ہوں مگر آپ کہتے ہیں کہ مسلمان قوم اور خود ہندوستان کی نجات بھی اسی میں ہے تو اس سلسلے میں میرے چند خدشات ہیں اگر آپ مجھے ملاقات کا موقع دیں اور میرے خدشات دور کردیں تو پھر آپ آرام سے بمبئی میں بیٹھ جائیں میں آپ کے ایک ادنیٰ سپاہی کی حیثیت سے حصول پاکستان کے لئے ہندو اور انگریز دونوں سے نپٹ لوں گا۔ دیکھئے مسٹر جناح یہ دس کروڑ عرب سے نہیں آئے بلکہ اسی کفر گڑھ سے خواجہ معین الدینؒ نظام الدین اولیاؒ مجدد الف ثانیؒ علی ہجویریؒ اور پیران کلیر جیسے ابدال و اولیا نے انہیں مسلمان کیا تھا اگر ہندو اور انگریز کی ملی بھگت سے ان دس کروڑ مسلمانوں کو کسی طرح کا نقصان پہنچا تو اس کی ذمہ داری آپ پر ہوگی۔ میری مسٹر جناح سے سیاسی لڑائی ہے ذاتی نہیں اگر مجھے اپنی بات سمجھنے کے لئے مسٹر جناح کے قدموں میں اپنی یہ سفید داڑھی بھی رکھنی پڑی تو خدا کی قسم میں اس سے گریز نہیں کروں گا لیکن بات سمجھے بغیر ان کی ہاں میں ہاں ملانے پر تیار نہیں ہوسکتا۔"

پاکستان......خدشات:

۲۶/اپریل ۱۹۴۶ء کو دہلی میں انہی خدشات کا اظہار کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

"آج کل جو بحث چل رہی ہے وہ یہ ہے کہ آیا ہندو اکثریت کو مسلم اقلیت سے جدا کر کے برصغیر کو دو حصوں میں تقسیم کردیا جائے قطع نظر اس بحث کے کہ مجھے پاکستان بن جانے کا اسی قدر یقین ہے جتنا کہ اس بات پر کہ صبح سورج مشرق سے طلوع ہونے والا ہے لیکن یہ پاکستان وہ پاکستان نہیں ہوگا جو اس وقت کے دس کروڑ مسلمانان ہند کے ذہنوں میں موجود ہے اور جس کے لئے آپ بڑے خلوص سے کوشاں ہیں ان مخلص نوجوانوں کو کیا معلوم کہ ان کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ بات جھگڑے کی نہیں' سمجھنے کی ہے تحریک پاکستان کی قیادت کرنے والوں کے قول و فعل میں بنیادی تضاد ہے۔ اگر آج مجھے کوئی اس بات کا یقین دلادے کہ کل کو ہندوستان کے کسی قصبے کی کسی گلی میں شریعت اسلامیہ کا نفاذ ہونے والا ہے تو میں آج بھی اپنا سب کچھ چھوڑ کر آپ کے ساتھ رہنے کے لئے تیار ہوں لیکن یہ بات میری سمجھ سے بالاتر ہے کہ جو لوگ اپنی اڑھائی من کی لاش اور چھ فٹ قد پر اسلامی قوانین نافذ نہیں کرسکتے وہ ایک قطعہ زمین پر اسلامی قوانین کس طرح نافذ کریں گے؟ ادھر مغربی پاکستان ہوگا ادھر مشرقی پاکستان درمیان میں چالیس کروڑ ہندو حکومت ہوگی' ہندو اپنی عیاری اور مکاری سے پاکستان کو ہمیشہ تنگ کرے گا اسے کمزور بنانے کی ہر کوشش ہوگی' آپ کے دریاؤں کے پانی روک دیئے جائیں گے آپ کی معیشت تباہ کردینے کی کوشش کی جائے گی اور آپ کی حالت یہ ہوگی کہ بوقت ضرورت مشرقی پاکستان' مغربی پاکستان کی اور مغربی پاکستان مشرقی پاکستان کی مدد کرنے سے قاصر ہوں گے۔ پاکستان پر چند خاندانوں کی حکومت ہوگی اور یہ خاندان زمینداروں' صنعت کاروں کے خاندان ہوں گے' جو اپنی من مانی کارروائیوں سے عوام الناس کو پریشان کرکے رکھ دیں گے' غریب کی زندگی اجیرن ہوجائے گی۔"

تیسرا مصرعہ:

ساحر لدھیانوی نے قحط بنگال پر ایک نظم لکھی اس میں ایک بند کا تیسرا مصرعہ نہیں ہورہا تھا مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے نظم سنی تعریف کی اور ساحر سے کہا اس کا حل چند آنسو ہیں یہ لو تیسرا مصرع تمہاری نذر ہے۔

چمن کو اس لئے مالی نے خوں سے سینچا تھا
کہ اس کی اپنی نگاہیں بہار کو ترسیں

کانگریس سے اختلاف اور کوفتے:

۱۹۴۶ء میں اپنے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے کھل کر کہا کہ

"مسلم لیگ سے ہمارا اختلاف صرف یہ تھا کہ ملک کا نقشہ یوں نہ بنے یہ نہیں کہ ملک نہ بنے یہ بنیادی اختلاف نہیں

تھا ہم چاہتے تھے کہ پورے چھ صوبے ملیں اور مسلم لیگ بھی یہی چاہتی تھی ہمارا اختلاف صرف مرکز کی علیحدگی پر تھا ہم کہتے تھے کہ آزادی مل جائے ذرا سنبھل لیں اور اس کے دس سال بعد مرکز سے بھی علیحدہ ہو جائیں گے مگر لیگ کہتی تھی کہ نہیں مرکز کے ساتھ ہمارا کوئی الحاق نہیں رہ سکتا وگرنہ تقسیم ملک کے ہم بھی قائل تھے کہ نہیں فارمولا اب بھی موجود ہے۔ اس میں تقسیم ملک کا بھی قصہ درج ہے' ہم پورے چھ صوبوں پر مصر تھے لیکن کانگریس نے تقسیم در تقسیم کو قبول کیا اور گائے کا قیمہ کر کے اس کے کوفتے بنا دیئے۔''

کانگریس کے سب سے بڑے لیڈر گاندھی جی نے کہا تھا کہ ہندوستان کی تقسیم گائے کے دو ٹکڑے کے برابر ہے میں اسے کبھی قبول نہیں کروں گا۔ تو لیگ نے کہا نہیں دو ٹکڑے ہوں گے اب میں لیگ کا نام بھی کیوں لوں یہ مطالبہ اسی پچاس فیصد مسلمانوں نے کیا اور گاندھی جی کی زندگی میں ہندوستان کے دو ٹکڑے ہو گئے' بنگال اور ضلعوں تک کو بٹوایا' گو ماتا کے دو ٹکڑے ہی نہیں کروائے بلکہ گائے کا قیمہ قیمہ کر کے اس کے کوفتے بنا دیئے۔

زاہد تنگ نظر اور کافر:

ایک دن محفل دوستاں جمی تھی مولانا ابوالحسنات بریلوی نے تحریک ختم نبوت کا ذکر چھیڑا اور کہا: شاہ جی! لوگ بھی عجیب ہیں' ایسی ایسی غزلیں کہتے ہیں جن کا مطلع درست ہے نہ مقطع ایک دوست نے مجھ سے سوال کیا حضرت یہ درست ہے کہ عطاء اللہ شاہ نے حکومت سے روپیہ لے کر تحریک ختم نبوت کو ختم کیا ہے تو میں نے غصے سے کہا کہ بیوقوف تیرے جیسے لوگوں نے تو مجھے ان نیک لوگوں سے برگشتہ کیا ہوا تھا' جب میں ان کے نزدیک ہوا تو انہیں دین کی خدمت کرنے میں بہت مخلص پایا۔

باقی رہی تحریک ختم نبوت' تو وہ میری رہنمائی میں چل رہی تھی اگر کوئی بات ہوتی تو میرے علم میں ہوتی' رہی روپیہ لینے کی بات تو مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ سکھر جیل میں شاہ جی کا داماد (سید وکیل احمد شاہ) میرے سامنے انہیں ملنے آیا اور اس نے گھر کی پریشان حالی کا ذکر کیا تو شاہ جیؒ نے حاجی دین محمد کی طرف رقعہ لکھا کہ

''حامل ہذا کو دو صد روپیہ قرض دے دیں انشاء اللہ رہا ہو کر آپ کو ادا کر دوں گا۔''

ان سب واقعات کی موجودگی میں میں تمہاری بات پر کیسے یقین کر لوں اس پر معترض بہت شرمسار ہوا۔

مولانا ابوالحسنات کی زبانی یہ سب کچھ سن کر امیر شریعتؒ نے ایک آہ بھری اور فرمایا:

''زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلمان ہوں میں''

اس شعر پر مولانا ابوالحسنات نے مسکراتے ہوئے کہا: ''سبحان اللہ! کیا تعریف ہوئی ہے ہماری''

اس پر محفل کے تمام لوگ بے اختیار ہنس پڑے۔

مسئلہ وراثت:

۱۹۳۱ء میں امیر شریعتؒ نے مسئلہ میراث پر ہندوستان بھر میں تقریریں کیں جس کا رد عمل یہ ہوا کہ آریہ سماج وچھووالی شاہ عالم لاہور میں ہندوؤں کے اجتماع میں کماری ودیاوتی نے کھڑے ہو کر وراثت کا مطالبہ کر دیا۔ دیانند اینگلو ویدک کالج کے پرنسپل تحصیل رام اس جلسے کے صدر تھے کماری ودیاوتی نے کہا اگر آپ اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو وراثت میں حصہ نہیں دیں گے تو ہم مسلمان ہو جائیں گی۔ اس پر صدر جلسہ نے کہا: ''ہمارے لئے یہ مشکل ہے کیونکہ ہم دور جا کر شادیاں کرتے ہیں لہٰذا جائیداد منتقل نہیں ہو سکتی۔''

اس پر کماری ودیاوتی نے کہا: ''آپ جگر گوشہ کو بیاہ کر دور بھیج دیتے ہیں لیکن زمین کے ٹکڑے نہیں منتقل کر سکتے۔''

تحریک قبہ:

۱۹۲۴ء میں انگریزوں کی ملی بھگت سے شریف مکہ کے زوال کے بعد جب آل سعود نے حجاز میں قدم جمائے تو اس وقت ترکوں کی دی ہوئی مذہبی آزادی کے پیش نظر عوام نے بزرگوں کے مزارات کو دینی اور دنیوی ضرورتوں کا حاجت روا مان کر انہیں مسجدوں کی آماجگاہ بنا لیا تھا لیکن والی حجاز سلطان عبدالعزیز ابن سعود نے ان تمام حرکات کو خلاف دین اور بدعت سمجھ کر مزارات سے قبے گرانے کا حکم دے دیا۔ اس کی صدائے بازگشت جب ہندوستان کے ساحل سے ٹکرائی تو ہندوستان کے مسلمان آپے سے باہر ہو گئے لیکن دیوبند طبقہ فکر کے علماء نے ابن سعود کی حمایت کی ان حالات میں عطاء اللہ شاہ بخاری نے عوام کو صراط مستقیم کی راہ دکھانے کے لئے اپنی تقاریر میں یہ موقف واضح کیا کہ: ''میں حنفی العقیدہ مسلمان ہوں میرا ایمان ہے کہ نفع و نقصان کی وارث صرف اللہ کی ذات ہے حالات کا تغیر بھی اسی کے اختیار میں ہے اولاد دینا نہ دینا دے کر چھین لینا اسی کو زیبا ہے اگر مکہ اور مدینہ کے مقدس مزارات پر جا کر مسلمان سجدہ کرتا تھا ان مزارات سے مرادیں مانگتا تھا یا انہیں حاجت روا خیال کرتا تھا تو میری رائے ہے کہ سلطان عبدالعزیز نے ان قبوں کو گرا کر ان آخری نیند سوئے

والوں کی روح کو آرام پہنچایا ہے' یہی وہ نیک لوگ تھے جنہوں نے لات وہبل اور عزیٰ کی پوجا سے بنی نوع انسان کو منع کر کے صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر تکیہ کرنے کا درس دیا۔"

اسی طرز استدلال پر پنجاب کے "دیلک" طبقہ فکر سے امیر شریعت پر مختلف فتوے لگائے گئے اسی دوران ایک تقریر کے دوران لاہور میں آپ سے ایک سوال کیا گیا کہ آپ کے نزدیک اگر قبر پر قبہ بنانا بدعت ہے تو پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار مبارک پر گنبد خضرا کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ اس سوال پر مجمع میں ایک ارتعاش پیدا ہوا دوستوں کی پریشانی بڑھی مخالفین نے تالیوں سے اس سوال کا استقبال کیا لیکن شاہ جی کو قدرت نے ذہن رسا عطا کیا تھا آپ نے مسکرا کر جواب دیا:

"اگر ان معماروں نے جرأت کر لی ہے جنہوں نے نبی کریم کی آخری آرام گاہ سے بھی اوپر ہو کر اس پر قبہ تعمیر کیا ہے تو پھر میری رائے ہے کہ گنبد خضراء کے مقابلے میں کوئی گنبد تعمیر نہیں کرنا چاہئے اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہوتی ہے۔"

سرٹیفکیٹ:

۳۰/۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کی درمیانی رات میں کوئٹہ پر جو زلزلے کی قیامت گزری اس عظیم حادثہ پر مجلس احرار نے کوئٹہ سے دہلی تک ریلیف کیمپ کھول دیئے اور ہزاروں احراری رضا کار مصیبت زدگان کی امداد کے لئے رات دن مصروف ہو گئے۔ مجلس احرار کی اس بے لوث خدمت سے متاثر ہو کر وائسرائے نے احرار رہنماؤں کو دہلی آنے کی دعوت دی تاکہ انہیں ان خدمات کے صلے میں سرکاری سرٹیفکیٹ دیا جائے امیر شریعت نے اس پیشکش کا جواب یوں دیا:

"ملک ہمارا ہے' نقصان بھی ہمارا ہی ہوا ہے بھائی بھی ہمارے مرے ہیں ان کی خدمت کرنا بطور انسان کے ہمارا فرض ہے سو ہم نے جو کچھ کیا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے کیا اس میں وائسرائے کون ہے جو ہماری خدمات سے خوش ہو کر ہمیں سرٹیفکیٹ دے ہم تو اپنے خدا سے انعام چاہتے ہیں انگریز کا سرٹیفکیٹ ہمارے لئے کوئی قیمت نہیں رکھتا اگر مجلس احرار نے کوئٹہ ریلیف کیمپ وائسرے کو خوش کرنے کے لئے کھولا تھا تو پھر اس کی دعوت فوراً دہلی جانا چاہئے اور اگر مصیبت زدگان کی امداد خدا کے لئے کی ہے تو پھر میری رائے میں دوستوں کو اس قسم کے مشورے پر اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔"

مسلم راج اور سکھ:

۱۹۳۲ء میں جب برطانوی وزیر اعظم ریمزے میکڈانلڈ نے پورے ہندوستان میں مخلوط انتخاب کی تجویز پیش کی۔ سندھ کی علیحدگی' اچھوت طبقہ کے لئے جداگانہ حق انتخاب اور پنجاب و بنگال میں مسلم اکثریت کو تسلیم کر لیا گیا۔

اس فیصلے سے سکھ بے حد برہم ہو گئے اور ماسٹر تارا سنگھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا:

"اگر پنجاب میں مسلم راج قائم کرنے کی طرح ڈالی گئی تو ہم خون کی ندیاں بہا دیں گے۔"

سکھوں کی مسلسل اشتعال انگیزیوں کے باعث پنجاب کا مسلمان حالات سے مقابلہ کے لئے تیار ہو گیا' مجلس احرار نے امرتسر میں جو سکھوں کا گڑھ تھا سکھوں کو جواب دینے کا فیصلہ کر لیا' چنانچہ پورے پنجاب سے مسلمان امرتسر جمع ہوئے امیر شریعت نے اس اجتماع سے مسلمانوں کی ترجمانی کرتے ہوئے فرمایا:

"غیرت حیران ہو کر آج مسلمان کا منہ تکتی ہے کہ یہی اس قوم کے بے خبر فرزند ہیں جن کو انگلیوں پر گنی جانے والی قوم خون کی دھمکیاں دے رہی ہے' جس قوم نے دجلہ و فرات کو اپنے پاؤں تلے روندا اور تلواروں کے درمیان کھڑے ہو کر موت کو زندگی کی دعوت دی۔ بے خبر نوجوان ہوش سنبھال اور عقل کے ناخن لے سکھوں سے کہہ دو کہ ہمیں اپنی پایاب ندیوں سے نہ ڈرائیں ہم تو خون کے بحر بیکراں میں گھوڑے دوڑانے کے عادی ہیں۔" آخر میں سکھوں سے آپ نے دو فقرے کہے: "سکھ صاحبان کو میرا مشورہ ہے کہ وہ سوچ سمجھ کر بات کریں ایسا نہ ہو کہ ہاتھوں سے دی ہوئی دانتوں سے کھولنی پڑے اور جس قوم کے سہارے وہ مسلمان کو خون کی ندیاں بہادینے کی دھمکیاں دے رہے ہیں وہ ہندو قوم تو سو سال تک ہمارے ٹخنوں تلے رہی ہے۔"

امیر شریعت نے سکھوں کے غبارے سے ہوا نکالی تو گوردوارہ پربندھک کمیٹی لاہور کے رکن سردار پرتاپ سنگھ نے اپنے بیان میں کہا کہ "مسلمان دوستوں نے ہماری بات کا غلط مفہوم لیا ہے ہمارا جھگڑا تو صرف حکومت اور کانگریس سے ہے۔ مسلمانوں سے ہماری کوئی لڑائی نہیں ہم اپنے حقوق کے لئے صرف حکومت برطانیہ سے ٹکرائیں گے۔"

پنڈت کرپارام برہمچاری:

۱۹۳۳ء میں امیر شریعت کے کشمیر داخلے پر پابندی لگا دی گئی تھی انہی دنوں آپ کو میر پور آزاد کشمیری انجمن اصلاح المسلمین کے سالانہ اجلاس میں شمولیت کی دعوت ملی۔ آپ نے شمولیت کا وعدہ کر لیا' پولیس نے مقررہ تاریخوں میں آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا تاکہ آپ سے کشمیر میں عدم داخلہ کے نوٹس کی تعمیل کرائی جائے' لیکن امیر شریعت تحریری نوٹس کے

اس پر پنجاب بھر میں پولیس کو الرٹ کر دیا گیا۔ ریلوے اسٹیشن‘ لاری اڈوں اور دیگر راستوں پر خفیہ پولیس تعینات کر دی گئی‘ پولیس کو یقین ہو گیا کہ امیر شریعتؒ گھر نہیں آئیں گے اور وہ اپنی ڈیوٹی سے غافل ہو گئی‘ اسی رات ۱۲ بجے امیر شریعتؒ گھر پہنچے تو معلوم ہوا کہ میر پور سے ایک صاحب لینے کے لئے آ گئے ہیں اور محلہ کی مسجد میں سو رہے ہیں‘ آپ نے انہیں بیدار کیا اور صبح سویرے کی گاڑی سے روانگی کا فیصلہ کر کے وہیں سو گئے رات چار بجے اسٹیشن کے ویران کونے میں جا پہنچے اور ساتھی سے کہہ دیا کہ تم میرے ساتھ گاڑی میں نہ بیٹھنا اگر مجھے آواز دینے کی ضرورت ہو تو شاہ جی کی بجائے ”پنڈت کر یا رام برہمچاری“ کہہ کر آواز دینا۔ ہندی میں پنڈت سید کے بالمقابل استعمال ہوتا ہے کر یا رام عطاء اللہ شاہ بخاری کا ترجمہ اور برہمچاری یعنی مجرد بخاری کا ہم وزن لفظاً استعمال کیا گیا۔ نام کے ہندی ترجمے کے ساتھ ساتھ آپ نے نیلے رنگ کا تہہ بند نیم آستین کی واسکٹ سر پر موٹے سفید کھدر کی پگڑی اور ہاتھوں سے خالی۔ یہ حلیہ اپنایا‘ لیکن پنجاب پولیس کی نظر میں آپ کا لباس: ”سر پر کپڑے کی گول ٹوپی‘ نیم آستین کا لمبا کرتا گھٹنوں سے اونچا پاجامہ اور ہاتھ میں موٹا ڈنڈا“ تھا۔ اس طرح کوئی خفیہ نگاہ آپ کو تلاش نہ کر سکی۔ جہلم کے پتن پر پولیس ہر مسافر کی تلاشی لے رہی تھی۔ یہ دیکھ کر آپ نے دو میل اوپر جا کر دریائے جہلم عبور کیا اور کئی میل پیدل چل کر میر پور میں داخل ہو گئے۔ ہمراہی کو متنبہ کیا کہ تم جاؤ لیکن میری آمد کی اطلاع نہ کرنا میں خود ہی جلسہ میں پہنچ جاؤں گا۔ انجمن اصلاح المسلمین کے اجلاس کا آخری دن تھا‘ ریاستی حکام اور برطانوی پولیس مطمئن تھی کہ عطاء اللہ شاہ بخاری ریاست میں داخل نہ ہو سکا۔ منتظمین نے اس خوف سے کہ انجمن کی بدنامی نہ ہو منادی کرادی کہ رات کے اختتامی اجلاس میں امیر شریعت عوام سے خطاب کریں گے۔ اجلاس شروع ہوا تو صدر جلسہ نے قوم سے معذرت کی کہ: ”ہمیں افسوس ہے کہ امیر شریعت ریاستی اور برطانوی قانون کی پابندیوں کے باعث تشریف نہ لا...... “ امیر شریعت نے پگڑی اتار کر خطاب شروع کر دیا اور مجمع کا حال دیکھنے والا تھا۔ دوسری طرف پنجاب پولیس اور ریاستی حکام کے کئی اعلیٰ افسران معطل کر دیئے گئے۔

تحریک مدح صحابہؓ:

اسی زمانہ میں پنجاب اور یوپی کا دورہ کرتے ہوئے لکھنؤ میں تقریر کے دوران امیر شریعت نے ایک صحابی کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہا تو کسی نے بلند آواز سے پکارا: ”شاہ صاحب یہاں صحابہؓ کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہنا جرم ہے۔“ یہ فقرہ سنتے ہی امیر شریعتؒ نے مجمع سے دوبارہ تصدیق کی اور پھر سید کو جلال آ گیا صحابہ کرام کا نام بار بار لیا اور پھر نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہا۔ چار دن کے قیام کے دوران کسی کو کچھ کہنے کی جرأت نہ ہوئی جب آپ دوبارہ ۲۶/ اگست ۱۹۳۵ء کو لکھنؤ آئے تو چوک فرنگی محل میں تقریر کے دوران کہا: مجھے افسوس ہے کہ انگریز نے لکھنؤ میں ایک ایسا قانون جاری کر رکھا ہے جس کی رو سے منقبت صحابہ کرانا اور کرنا جرم ہے اور ابوبکر و عمر‘ عثمان و علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعریف کرنا ایسا جرم ہے جس کی سزا دو سال قید ہے۔

زندگی:

زندگی ہی کیا ہے تین چوتھائی ریل میں کٹ گئی
ایک چوتھائی جیل میں‘ جتنے دن باہر رہا لوگ گلے کا ہار
رہے آج کلکتہ کل ڈھاکہ‘ ڈھاکہ سے لکھنؤ‘ لکھنؤ سے بمبئی پھر آگرہ‘ لاہور اور پشاور‘ پشاور سے کراچی ذرا ہندوستان کے دیہات وقصبات کا اندازہ کر لو ہر کہیں گھوما پھرا ہوں سال کے ۳۶۵ دنوں میں سے ۳۶۶ دن تقریریں کی ہوں گی:

دن کہیں صبح کہیں شام کہیں رات کہیں
میں نے تقریر کی لوگوں نے کہا واہ شاہ جی
میں قید ہو گیا لوگوں نے کہا آہ! شاہ جی
جی آہ اور اسی آہ وواہ میں ہم ہو گئے تباہ!

تحریک ختم نبوت:

۱۸۵۷ء کے بعد جب انگریزوں نے مسلمانوں میں جذبہ جہاد مفقود کرنے کے لئے اپنے ایجنٹ مرزا قادیانی کو سامنے کیا تو سب سے پہلے مجلس احرار نے منظم طور پر اس فتنے کا مقابلہ کیا‘ جس کے سرخیل امیر شریعت تھے۔ ۱۹۵۰ء کی دھائی میں جب پاکستان میں سیاسی دنگل عروج پر تھا‘ مرزا بشیر الدین محمود نے اپنے خود ساختہ الہامات سے پاکستان کے خلاف سازشیں شروع کر دیں‘ اور اپنی قوم کو ہدایت کی کہ ایسے حالات پیدا کر دو کہ ۱۹۵۲ء گزرنے سے پہلے پہلے دشمن احمدیت کی آغوش میں گرنے پر مجبور ہو جائیں۔ ان حالات میں امیر شریعت بیماری کے باوجود بھوکے شیر کی طرح کچھار سے نکل کر میدان میں آ گئے‘ ان کی ولولہ انگیز تقاریر نے عوام میں آگ لگا دی اور وہ ”لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ کے بعد لا نبی بعدی کا جملہ ہر مجمع میں کہتے ایک جگہ انہوں نے فرمایا: ”مقام نبوت ایسے خطرناک موڑ پر آن پہنچا ہے اگر آج اس کی حفاظت نہ کی گئی تو قیامت کے دن ہم سب کی بخششوں کا امکان نہیں ہو سکتا۔“

کانٹا:

۱۹۳۵ء میں آپ نے قادیان کانفرنس کے بعد امرتسر میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

"ناعاقبت اندیش لوگ کہتے ہیں کہ مرزائی کے ساتھ ہمارے فروعی اختلافات ہیں' مرزائیت کے وجود میں آنے کی وجہ یہ ہے کہ ۱۳ سو سال سے عیسائیت کے جگر میں ایک کانٹا تھا جو کسی طرح نکلنے کو نہیں آتا تھا وہ کانٹا یہ تھا کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو وحدت ملی یا مرکزیت عطا ہوئی تھی وہ دنیا کی کسی قوم کو حاصل نہ تھی' عیسائیت چاہتی تھی کہ اسلام کی اس وحدت کو ہمیشہ کے لئے ختم کردیا جائے' چنانچہ اس کی بربادی کے لئے پنجاب میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا گیا اور اس نے ایڑی چوٹی کا زور وحدت ملی کو تباہ کرنے میں لگادیا' یہ اختلافات فروعی ہیں کہ نبی کے مقابلے میں نبی کھڑا کردیا گیا ہے اور مدینۃ النبیؐ کے مقابلے میں مدینۃ المسیح اور جنت البقیع کے مقابلہ میں بہشتی مقبرہ بنایا گیا ہے؟ قادیان کانفرنس کے جس خطبے کی بنا پر جس دفعہ ۱۵۳ کے تحت مجھے گرفتار کیا گیا ہے اس کی سزا زیادہ سے زیادہ دو سال ہے' میرا جرم یہ ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہوں اس جرم میں یہ سزا بالکل کم ہے میں خاتم الانبیاء کے ناموس پر ایسی ہزار جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں مجھے شیروں اور چیتوں سے ٹکڑے ٹکڑے کرادیا جائے اور پھر کہا جائے کہ تمہیں بجرم عشق محمدؐ تکلیف دی جارہی ہے تو میں خندہ پیشانی سے اس سزا کو قبول کروں گا' میرا آٹھ سال کا بچہ عطاء المنعم اور اس جیسے خدا کی قسم ہزار بچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت پر نچھاور کردوں۔"

خوفناک سازش:

۲۴'۲۵ / مارچ ۱۹۵۲ء کو استحکام پاکستان احرار کانفرنس میں شرکت کے لئے جب امیر شریعت سرگودھا پہنچے تو رات کو آپ کی قیام گاہ پر کمبل اوڑھے سیاہ عینک لگائے ایک شخص نے آپ سے ملاقات کرنا چاہی۔ تخلیے میں ایک گھنٹہ ملاقات کے بعد وہ شخص واپس چلا گیا اور امیر شریعتؒ نے اسی رات تحریک ختم نبوت باقاعدہ طور پر شروع کرنے کا اعلان کردیا' بعد میں ایک محفل میں امیر شریعتؒ نے بتایا کہ اس شخص نے خبر دی تھی کہ ایوان میں پاکستانی سفیر راجہ غضنفر علی اور پاکستان کے مرزائی وزیر خارجہ ظفر اللہ خان نے ایک ملاقات میں فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت ہم اقتدار پر ہیں کیوں نہ حکومت سے ایسا قانون پاس کرالیں کہ پاکستان میں کوئی فرقہ کسی فرقے کو کافر نہ کہے' اس شخص نے کہا کہ اس مقصد کے لئے کوششیں شروع ہوچکی ہیں۔ شاہ صاحب اگر آپ کچھ کرسکتے ہیں تو کریں نعوذ باللہ اگر وہ دونوں سرکاری ذمہ داریوں کی اوٹ میں اپنے ارادوں میں کامیاب ہوجاتے تو کفر کو کفر کہنا جرم قرار دے دیا جاتا۔

خونی ملاؤں کے آخری دن:

قادیانیوں کے آرگن "الفضل" میں "خونی ملا کے آخری دن" کے عنوان سے علماء کرام کو قتل کی دھمکی دی گئی تو امیر شریعتؒ نے ایک جلسے میں آئی جی پولیس میاں انور علی کو مخاطب کرکے کہا: کیا میاں صاحب نے "الفضل" میں شائع شدہ مرزا محمود کا بیان نہیں پڑھا اگر نہیں پڑھا تو آپ پڑھیں اس کے ساتھ ان پرچوں کو بھی پڑھیں جن میں "الفضل" نے "خونی ملا کے آخری دن" لکھ کر علماء کرام کو دھمکی دی تھی کہ ہاں آخری وقت آن پہنچا ہے ان علماء حق کے خون کا بدلہ لینے کا جن کو یہ علماء قتل کراتے آئے ہیں' اب ان کے خون کا بدلہ لیا جائے گا:

"(۱) ملا عطاء اللہ شاہ بخاری نے (۲) ملا بدایونی نے (۳) ملا احتشام الحق نے (۴) ملا محمد شفیع نے اور سواد سے (الفضل ۱۵/جنوری ۱۹۵۲ء) آپ یہ اقتباس پڑھ رہے تھے کہ مجمع سے آواز آئی حکومت اس وقت کہاں سوری تھی؟ آپ نے فرمایا: حکومت تو وہیں سوری تھی جہاں اب ہے لیکن تم کہاں سو رہے ہو؟ تم ناموس مصطفیٰ کا تحفظ کرو میں تمہارے کتے پالنے کو تیار ہوں میں تمہارے سور چراؤں گا' میں کہتا ہوں مسلم لیگ نے پاکستان بنایا ملک تقسیم کرایا' یا انجمن احمدیہ نے نہیں بنایا مرزا محمود اور ظفر اللہ کا پاکستان سے کیا تعلق۔" یہ ہم پر یہود کو کان بطانیہ آج پاکستان میں [illegible] ہیں ہم ان کی یہ غدارانہ [illegible] ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔"

امریکی سفیر:

"[illegible] زندگی سے [illegible]

آئے میں نے اسے ہمیشہ ٹھکرا دیا۔ انگریز جیسی جابر سلطنت جب میرے مطالبہ کے سامنے نہیں ٹھہر سکی تو اس ملک کے حکمران جنہوں نے یہ ملک اللہ اور رسولؐ کے نام پر حاصل کیا تھا اور آج اسی ملک میں وہ اپنے قوانین اور حکومت کے زور پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں کیونکر ٹھہر سکتے ہیں۔" (آرام باغ فروری ۱۹۵۳ء)

اس اجتماع میں غیر ملکی پریس اور فوٹو گرافرز کے علاوہ امریکن ایمبیسی کے ارکان بھی موجود تھے امیر شریعتؒ کے انداز خطابت طرز تکلم کو دیکھ کر انہوں نے بے ساختہ کہا اگر یہ شخص امریکہ میں ہوتا تو تمام عمر امریکہ کا صدر رہتا۔

غلط فہمی:

تحریک ختم نبوت کی پاداش میں جب امیر شریعتؒ کو ان کے رفقاء سمیت نظر بند کیا گیا تو مختلف طبقہ فکر سے تعلق ہونے کے باوجود عقیدہ ختم نبوت کے طفیل اسیران ختم نبوت یعنی عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ابوالحسنات قادری بریلوی، فیض الحسن بریلوی اور مظفر علی شمسی پانچ وقت کی نماز مولانا ابوالحسنات کی امامت میں پڑھتے رہے نہ تو کسی کا مذہب ضائع ہوا نہ عقیدے میں فرق آیا بلکہ ان کی باہم رفاقت نے اکثر شبہات کا ازالہ کر دیا تھا۔ امیر شریعتؒ کے اخلاق و تواضع سے مولانا ابوالحسنات اس قدر گرویدہ ہوئے کہ بے اختیار کہنے لگے کہ "شاہ جی آپ تو اس دور کے ولی ہیں مجھے تو آپ سے متعلق بہت کچھ کہا سنا گیا تھا لیکن آپ سے قرابت داری نے میری ساری غلط فہمیاں دور کر دیں۔"

> مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو وحدت ملی یا مرکزیت عطا ہوئی تھی وہ دنیا کی کسی قوم کو حاصل نہ تھی اسی وحدت کو ختم کرنے کے لئے مرزا قادیانی کو کھڑا کیا گیا

بھوپت ڈاکو:

۱۹۵۳ء کے آغاز میں راجپوتانہ کا مشہور بھوپت ڈاکو قانون کی زد سے نکلنے کے لئے تھرپار کر کے راستے پاکستان فرار ہو کر آ گیا لیکن سرحد پر گرفتار ہو کر سکھر جیل میں قید کیا گیا، انہی ایام میں امیر شریعتؒ بھی سکھر جیل میں تھے بھوپت ڈاکو جیل خانے کے آئینی تقاضے توڑ کر روزانہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ آپ نے اسے قرآن و حدیث کی بوئے دلنواز سے معطر کیا اور آپ کی روحانی و اخلاقی تربیت نے اسے امیر شریعتؒ کا گرویدہ بنا دیا۔

وہ اسلام کو اس قدر سمجھ چکا تھا کہ ممکن ہے مسلمان ہو جاتا مگر بھارتی گورنمنٹ نے اس کی واپسی کی درخواست کی اور وہ حکومت بھارت کے حوالے کر دیا گیا۔

پردہ:

۱۹۵۵ء میں تحریک ختم نبوت کے دوران ایک سرکاری افسر نے امیر شریعتؒ سے دریافت کیا کہ دوسری جماعتوں کے سیاسی اور مذہبی رہنما آئے دن مختلف شہروں میں آتے رہتے ہیں، مگر حکومت کی طرف سے ہمیں کوئی ایسی ہدایت نہیں ملتی کہ ہم ان کو واچ (نگرانی) کریں لیکن جیسے ہی آپ کسی شہر میں پہنچتے ہیں ایک دم سے تاریں چلنے لگتی ہیں، یہ کیوں؟...... امیر شریعتؒ نے برجستہ جواب دیا: "بھائی جب کوئی ہیجڑا گھر میں آ جائے تو کوئی عورت اس سے پردہ نہیں کرتی مگر جیسے ہی کوئی مرد آ جائے تو تمام گھر میں پردہ پردہ کا شور مچ جاتا ہے۔"

☆☆ ☆☆

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے حیرت انگیز واقعات

کا جدید ایڈیشن اعلیٰ پلاسٹک کوٹڈ جلد بہترین کمپیوٹر کتابت دیدہ زیب عمدہ آفسٹ طباعت
جدید اضافہ جات تراجم اصلاحات سے مزین 480 صفحات پر مشتمل شائع ہو گیا ہے
اکابرین کی رائے کے مطابق متوسلین سالکین عقیدت مند صالحین کے لئے نایاب تحفہ
ہر متوسل سلسلہ لاہوریؒ کی اہم ضرورت طلبا ربانی علما صوفیا کے لئے نادر معلومات اہم ابواب، مقام ولایت، مبشرات،
حیرتناک تصرفات، اجابت دعا، زہد و استغنا، تصرفات بعد از وفات، مکشوفات، جود و سخا، جہد مسلسل، تربیت سالکین،
ادب اکابر اور واقعات وفات۔
قیمت: 200 روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ: حاکم علی بیت العلم الیف 142 (سیکٹر 43 بی) کورنگی کالونی کراچی
پوسٹ کوڈ: 74900 - فون: 505556

محمد اشرف کھوکھر

اللہ رب العزت بے شک غفور الرحیم رب ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چور چوری کرے، جیب کترا مزدور کی سارا دن کی محنت ومشقت کی کمائی چند منٹ میں لے اڑے اور کہے اور سمجھے کہ اللہ غفور الرحیم معاف کرنے والا ہے۔ رشوت خور، سودی لین دین کرنے والا، بردہ فروش، منشیات فروش افراد معاشرہ کی زندگیاں اجیرن کرکے نسل نوع کو بیہودہ جنود کی غلامی میں دے دیں اور کہیں اور سمجھیں کہ اللہ غفور الرحیم معافی مانگ لیں گے توبہ کرلیں گے، الغفور کا یہ مفہوم ہرگز نہیں ہے بلکہ گزشتہ گناہوں پر ندامت توبہ اور آئندہ گناہوں اور معصیت سے اجتناب کرنا اور بقیہ زندگی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں لگے رہنا ہے............ (مدیر)

توضیح و تشریح

الغفور جل جلالہ

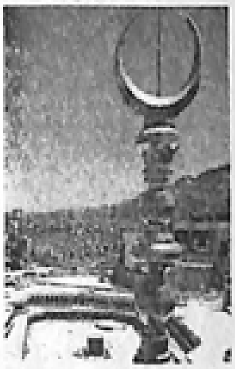

الغفور اللہ رب العزت کے صفاتی ناموں میں سے ایک ہے۔ غفار کا معنی بہت بخشنے والا اور غفور بے پناہ مغفرت اور بندوں کے گناہوں کی پردہ پوشی کرنے والا۔ غفور اور غفار دونوں اسماء غفران سے بطور صیغہ مبالغہ مستعمل ہیں۔ قرآن کریم میں ۹۲ مرتبہ آیا ہے۔ بعض آیات میں رحیم کے ساتھ آیا ہے کہیں عزیز کے ساتھ تو کہیں عفو اور شکور کے ساتھ ایک مرتبہ حلیم کے ساتھ اور ایک ایک مرتبہ ودود اور ذوالرحمۃ کے ساتھ بھی آیا ہے۔

اللہ رب العزت غفور الرحیم ہے اور انتہائی بردبار بھی!

سورہ بقرہ ۱۷۳ میں فرمایا

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے۔'' دوسری جگہ فرمایا۔

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے اور بردبار ہے۔''

کائنات ارضی کی تخلیق خداوندی کا تخلیقی شاہکار ہے۔ لامحدود لاتعداد مخلوقات، مختلف اقسام مختلف بود وباش فطری تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ انسان کائنات کا دولہا اور احسن تقویم کا مصداق ہے۔

فرشتے وملائکہ کا گناہوں سے ملوث ہونا ناممکن ہے اس لئے کہ وہ اپنے رب کی فرمانبرداری میں ہر لمحہ ہر آن مصروف ہیں ان میں گناہ کی خاصیت ہی نہیں پائی جاتی لیکن انسان اور جنات میں گناہ کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ انسان اور جنات اپنی نیکی کے صلے اور بدی کی سزا کے مکلف ہیں۔

اللہ رب العزت نے صراط مستقیم دکھانے کے لئے ہی تو ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش پیغمبران حق کو مبعوث فرمایا ان قدسی صفات انبیاء ورسل علیہم السلام نے بھولی بھٹکی انسانیت کو مختلف ادوار میں صراط مستقیم دکھایا۔ جن لوگوں نے اللہ رب العزت کے احکامات کو بہ دل وجان تسلیم کرلیا۔ نیکی کی راہ پر چلے وہ دنیا وآخرت میں کامیاب وکامران ہوگئے اور جنہوں نے سرکشی کی اللہ اور اس کے انبیاء ورسل علیہم السلام کی بات کو ٹھکرایا نیکی کی راہ سے روگردانی کی تو وہ دونوں جہاں کا خسارہ میں رہے۔

اللہ غفور الرحیم کے جن بندوں نے نافرمانی کی اور شیطانی راہوں کو اپنایا اللہ غفور الرحیم اس وقت ان کی گرفت نہیں کی بلکہ چشم پوشی کی۔ بندوں کے گناہوں اور معصیت کو ڈھانپ لیا اور مستقبل میں ایک ایسا روز جزا رکھا ہے جس دن انسان کے نیک اعمال کا صلہ اور برے اعمال کی سزا دی جائے گی۔

اللہ رب العزت نے انسان کو منجملہ دیگر نعمتوں کے بہت ہی خوبصورت اور متوازن اعضاء اور جوارح سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو خوبصورت آنکھیں دیں تاکہ نیکی کی راہ دیکھیں اور نیکی اپنائیں۔ خوبصورت ہاتھ دیئے تاکہ نیک کاموں کو سرانجام دیں۔ چلنے کے لئے ٹانگیں دیں تاکہ نیکی کی طرف چل کر جائیں۔ اسی طرح دل ودماغ عطا فرمایا تاکہ دماغ سے فکر صالح کریں اور دل کو ذکر اللہ کی زبان دے کر نیکی اپنائیں اور اپنے لمحات کو ذکر اللہ سے مزین کریں غرضیکہ تمام اعضاء وجوارح کو بے مقصد پیدا نہیں فرمایا بلکہ ان خوبصورت تخلیقات میں حکمتوں کو پوشیدہ رکھا۔

رسول آخرین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ترجمہ: ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔'' اسی طرح اللہ تعالیٰ نے خوبصورت ہاتھ عطا فرمائے تو رزق حلال کمانے کے لئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ترجمہ:۔ ''الکاسب حبیب اللہ'' ''محنت کار اللہ کا دوست ہے۔''

زبان کے بارے میں ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا۔

ترجمہ: ''آدمی کا حسن اس کی خوش بیانی اور

فصاحت میں ہے۔"

اکثر گناہ انسان کے ہاتھوں اور زبان سے سرزد ہوتے ہیں مثلاً ملاوٹ ہے جس سے دیگر افراد معاشرہ کی زندگیاں بری طرح متاثر ہوتی ہیں۔ انسان کے ہاتھوں سے سرزد ہوتا ہے جس کے بارے میں ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

ترجمہ: "جس نے دھوکہ دیا ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔" (ترمذی)

زبان کی نیکی کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ "حق گوئی سے کام لو خواہ وہ تمہارے خلاف پڑے۔" (جوامع الکلم)

اسی طرح کسی بھی برائی کو ہاتھ سے روکنا یا کفار و مشرکین کے ساتھ ہاتھ سے ممکنہ ہتھیاروں کے ساتھ جنگ کرکے دین اسلام کا بول بالا کرنا افضل جہاد فرمایا۔ زبان سے روکنا دوسرا درجہ اور دل میں برائی کو برائی کہنا ایمان کا آخری درجہ قرار دیا۔ دیکھیے اللہ بردبار نے ہمیں تمام اعضاء جوارح اور دیگر نعمتیں نیکی کرنے یعنی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے عطا فرمائی ہیں لیکن ہم سے ان احکامات کی خلاف ورزی ہو جاتی ہے۔

اللہ رب العزت اپنی صفت الغفور جل جلالہ کی وجہ سے ہمیں فوری طور پر مبتلائے عذاب نہیں کرتے۔ اپنی رحمت سے ڈھانپ لیتے ہیں اور مہلت بھی دے رکھی ہے کہ غفور الرحیم رب کے سامنے اپنے گناہوں اور معصیت کی توبہ اور معافی مانگ لیں۔ گناہ دو قسم کے ہیں۔

۱۔ صغیرہ گناہ۔

۲۔ کبیرہ گناہ۔

صغیرہ گناہ تو معافی و توبہ سے اللہ تعالیٰ چاہیں تو معاف فرما دیتے ہیں اور دیگر نیک افعال و اعمال کی وجہ سے معاف ہو سکتے ہیں لیکن کبیرہ گناہوں کی جزا و سزا کے قیامت کے دن ملے گی۔

اللہ غفور الرحیم حقوق اللہ کو بروز قیامت معاف فرما دیں گے۔ (انشاء اللہ) لیکن حقوق العبادت تو اللہ کے بندوں سے معاف کرانے ہوں گے۔

آیئے ہم اپنے غفور الرحیم رب کے سامنے انتہائی عاجزی سے دست سوال دراز کریں۔ اپنی جبین نیاز کو سربسجود کرکے انتہائی خضوع و خشوع سے اپنے گناہوں اور معصیت کی معافی مانگیں۔ ریاکاری، تصنع و بناوٹ سے قطع نظر اپنے خالق و مالک، غفار والغفور جل جلالہٗ کے سامنے گزشتہ گناہوں کی معافی مانگیں توبہ کریں اور مستقبل کی زندگی میں نیکی اور طاعات کی توفیق مانگیں۔

یارب العالمین۔ ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور نیکی کی توفیق دے۔ الغفور جل جلالہ کی رحمت و مغفرت پر بھروسہ کرتے ہوئے گناہوں اور معصیت میں آگے بڑھنا کفران نعمت ہوگا بقول شاعر

رحمت کا تصور ہے خوب مگر دوست
اللہ کے عدل کی بھی محکم ہے ترازو

استغفر اللہ تعالیٰ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ

نہ ... میں کہیں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفو بندہ نواز میں

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
ایڈریس: شاپ نمبر: 91 - N صرافہ بازار، میٹھادر کراچی

داخلہ جاری ہے
جو جاں مانگو تو جاں دیں گے جو مال مانگو تو مال دیں گے
مگر یہ ہم سے نہ ہو سکے گا نبی کا جاہ و جلال دے دیں
ختم نبوت کالج آف کمپیوٹر سائنسز
لکڑ منڈی سرگودھا
فیس اس قدر کم کہ نہ ہونے کے برابر پاکیزہ ماحول عریانی فحاشی بے حیائی اور دیگر کفریہ عقائد سے محفوظ
CCA, COM, DOM, DCA, DCG کورسز شروع ہیں
دیگر حسب خواہش: 710474 ☎
برائے رابطہ: حافظ محمد اکرم طوفانی (پرنسپل آف کالج)

مرزا قادیانی کی علمی و مذہبی زندگی کے تین دور

قسط نمبر ۲

تحریر: حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب، منصور پوری

قادیانیوں کی بیحد پسندیدہ کتاب

عسل مصفّٰی (دوجلد):

مرزا خدا بخش ملتانی کی کتاب ہے، قادیانی لٹریچر میں انتہائی اہمیت کی حامل ہے، قادیانیوں کے مزعومہ عقیدۂ وفات عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیحیت ومہدویت کو مصنف نے بزعم خود دلائل عقلیہ ونقلیہ سے آراستہ کیا ہے۔ تقریباً پندرہ سو صفحات کی کتاب ہے۔ کتاب پر تمام قادیانی لیڈروں کی تقریظات ہیں۔ مرزا بشیر الدین محمود اس کتاب کے بارے میں لکھتا ہے کہ:

"ہر احمدی کو اسے پاس رکھنا چاہئے۔" (کتاب مذکور ایڈیشن دوم ص ۲۲)

مفتی صادق لکھتا ہے کہ:

"یہ کتاب حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں لکھی گئی تھی، حضور نے اس کا بہت سا حصہ سنا اور پسند کیا۔" (کتاب مذکور ایڈیشن دوم ص ۲۲)

خود صاحب کتاب نے مرزا قادیانی کا یہ جملہ نقل کیا ہے:

"مرزا خدا بخش صاحب نے ایسی کتاب لکھی ہے کہ میرے مریدوں میں سے کسی نے آج تک ایسی عمدہ کتاب نہیں لکھی۔"

(کتاب ہذا ص ۷)

مولوی محمد علی ایم اے کی تصانیف

النبوۃ فی الاسلام:

محمد علی ایم اے مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدین میں خاص مقام رکھتا ہے اور قادیانیت کی دوسری شاخ لاہوری پارٹی کا بانی ہے، یہ پارٹی مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتی بلکہ مجدد اور مسیح مانتی ہے اور اس کی مخالفت کو قابل مواخذہ قرار دیتی ہے۔

"النبوۃ فی الاسلام" میں محمد علی نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مرزا نے اصطلاحی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ یہ کتاب ۳۶۰ صفحات کی ضخیم ہے۔

بیان القرآن:

یہ دو جلدوں میں ۱۴۹۶ صفحات پر مشتمل قرآن پاک کی تفسیر ہے۔ اس میں نیچریت کی جھلک صاف طور پر پائی جاتی ہے، چنانچہ جگہ جگہ خوارق کا انکار کیا گیا ہے اور آیات کریمہ میں تاویلات بلکہ تحریفات کی گئی ہیں..... حضرت مولانا علی میاں صاحب لکھتے ہیں

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے ذہن نے سرسید کے لٹریچر اور ان کی تفسیر قرآن کے اسلوب اور ان کے فکر کو پورے طور پر جذب کرلیا تھا۔" (قادیانیت ص: ۲۰۳)

نیز مرزا کو مسیح موعود ثابت کرنے کے لئے آیات میں جگہ جگہ تحریف کی گئی ہے۔

تحریک احمدیت:

اس کتاب میں اولاً مرزا قادیانی کا سوانحی خاکہ ہے، پھر اس کے دعاوی مجددیت، مسیحیت، مہدویت کے اسباب ودلائل پر الگ الگ ابواب میں تفصیلی بحث کی ہے، اور مرزا کا دفاع کیا ہے۔

نیز احمدیت (قادیانیت) کی کارگزاری پر روشنی ڈالی ہے۔

یہ کتاب ۲۲۰ صفحات کی ضخیم ہے۔

اس کے علاوہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے انگریزی میں بھی قرآن کریم کا ترجمہ کیا ہے، اور "سیرت خیر البشر، تاریخ خلافت راشدہ، مقام حدیث" وغیرہ بھی اس کی تصنیفات میں شامل ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد اس کی جماعت کے سربراہ

مولوی حکیم نور الدین بھیروی ۱۸۴۱ء، ۱۹۱۴ء

نام ونسب وپیدائش:

اس کی ولادت ۱۸۴۱ء میں پنجاب کے ایک قدیم شہر بھیرہ میں ہوئی۔ تیسویں پشت میں اس کا شجرۂ نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ اس کے خاندان میں بہت سے اولیاء ومشائخ گزرے ہیں۔

تعلیم وحج:

ابتدائی تعلیم ماں باپ سے حاصل کی، پھر لاہور اور راولپنڈی میں تعلیم پائی نیز حصول علم کی خاطر رامپور، لکھنؤ، میرٹھ اور بھوپال کے سفر کئے۔ اس دوران عربی

فارسی، منطق، فلسفہ، طب غرض ہر قسم کے علوم مروجہ سیکھے، چوبیس پچیس سال کی عمر میں حرمین کی زیارت نصیب ہوئی، وہاں بعض اکابر علماً سے حدیث پڑھی واپس آ کر بھیرہ میں درس و تدریس اور مطب کا آغاز کیا۔ ۱۸۷۶ء تا ۱۸۹۲ء ریاست جموں کشمیر میں شاہی طبیب کی حیثیت سے قیام رہا۔

قابل عبرت پیشگوئی:

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا سہارنپوری تحریر فرماتے ہیں:

"حکیم نورالدین ایک مرتبہ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری (مرشد حضرت شاہ عبدالرحیم رائپوریؒ) کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے حکیم نورالدین سے فرمایا کہ قادیان میں ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا اور تمہارا نام لوح محفوظ میں اس کے مصاحب کے طور پر لکھا ہوا ہے۔"

(آپ بیتی جلد ۶)

بد قسمتی اور مرزا قادیانی سے بیعت:

چنانچہ مارچ ۱۸۸۵ء میں قادیان پہنچ کر حکیم نورالدین نے مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلی مرتبہ ملاقات کی، اور مرزا سے اس کو عقیدت ہوگئی۔ بالآخر ۲۳/ مارچ ۱۸۸۹ء کو جب مرزا نے لدھیانہ میں اپنی بیعت کا آغاز کیا تو سب سے پہلے مولوی نورالدین نے ہی اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔

قادیان میں قیام اور مرزا کا علمی تعاون:

مرزا قادیانی کی منشاء کے مطابق ۱۸۹۲ء میں قادیان میں مکان بنوا کر حکیم نورالدین نے مطب شروع کر دیا، ساتھ ہی روزانہ مرزا کے دربار میں حاضری دیتا، نیز سیر و سفر وغیرہ میں مرزا کے ہمرکاب رہتا تھا، تصنیف و تالیف کے دوران حوالہ جات نکالنے میں مرزا کی مدد کرتا تھا، اور اس کی تصانیف کی پروف ریڈنگ کرتا تھا۔ قادیانی اخبار "الحکم" اور بدر کی قلمی معاونت بھی کرتا تھا۔

جانشینی:

۲۷/مئی ۱۹۰۸ء کو بعمر ۶۷ سال مولوی نورالدین کو مرزا کا گدی نشین منتخب کیا گیا۔

موت:

۱۹۱۰ء میں مولوی نورالدین گھوڑے سے گر گیا، بہت چوٹیں آئیں اور علالت کا سلسلہ طویل ہوگیا، بالآخر ۱۳/مارچ ۱۹۱۴ء کو اس کا انتقال ہوگیا۔

مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی ولد مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۸۹ء تا ۱۹۶۵ء

ابتدائی تعلیم:

مساجد کے لئے
خاص رعایت

جبار کارپٹس

پتہ: این آر ایونیو
نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری، ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503

ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ

مرزا محمود کی ابتدائی تعلیم مدرسہ تعلیم الاسلام میں ہوئی، صحت کی کمزوری اور نظر کی خرابی کی وجہ سے اس کی تعلیمی حالت اچھی نہیں رہی، ہر جماعت میں رعایتی ترقی ملتی رہی، مڈل اور انٹرنس (میٹرک) کے سرکاری امتحانوں میں فیل ہو گیا، پھر مرزا غلام احمد نے خود اس کو قرآن شریف ترجمہ، بخاری شریف، کچھ طب کی کتابیں اور عربی رسالے پڑھائے۔

جانشینی:

۱۴/ مارچ ۱۹۱۴ء کو مسجد نور میں جانشین دوم کے طور پر اس کا انتخاب عمل میں آیا پچاس قادیانی افراد نے مرزا محمود کی گدی نشینی سے اختلاف کرتے ہوئے اس سے بیعت نہیں کی جن میں محمد علی ایم اے اور خواجہ کمال الدین پیش پیش تھے۔

گھناؤنا کیریکٹر:

قادیانیت کی تاریخ میں مرزا محمود کا گھناؤنا کیریکٹر معروف و مشہور ہے خود قادیانیوں نے اس کے جرائم کا پردہ فاش کرنے کے لئے، اس موضوع پر باقاعدہ کتابیں لکھی ہیں، مثلاً تاریخ محمودیت، ربوہ کا مذہبی آمر، شہر سدوم وغیرہ۔

موت:

۱۹۵۴ء میں مرزا محمود پر قاتلانہ حملہ ہوا مگر بچ گیا، اس کے بعد سے تکلیف مسلسل جاری رہی۔ آخر کار ۸، ۹ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیان شب میں راہی ملک عدم ہوا۔

مرزا ناصر احمد ولد مرزا محمود قادیانی ولادت ۱۹۰۹ء......وفات ۱۹۸۲ء

تعلیم:

ابتداء سرور شاہ قادیانی سے اردو، عربی پڑھ کر مدرسہ احمدیہ میں داخلہ لیا ۱۹۲۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کر کے میٹرک کا امتحان دیا پھر ۱۹۳۴ء میں گورنمنٹ کالج سے بی اے کی ڈگری حاصل کی، اس کے بعد انگلستان گیا اور آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم اے کی ڈگری حاصل کر کے ۱۹۳۸ء میں واپس ہوا۔

جانشینی:

وہاں سے واپس ہونے کے بعد مختلف عہدوں پر کام کرتا رہا اور ۸/ نومبر ۱۹۶۵ء کو مجلس انتخاب نے مرزا ناصر کو مرزا قادیانی کا تیسرا جانشین نامزد کیا۔

موت:

۲۶/ مئی ۱۹۸۲ء کو مرزا ناصر پر دل کا دورہ پڑا، علاج ہوتا رہا، آخر کار ۸، ۹ جون کی درمیان شب میں پھر شدید حملہ ہوا، اور ایک بجے کے قریب دنیا سے رخصت ہوا۔

موجودہ سربراہ

مرزا طاہر احمد ولد مرزا محمود احمد قادیانی

ولادت: ۱۹۲۸ء

تعلیم:

۱۹۴۴ء میں مرزا طاہر قادیانی نے تعلیم الاسلام ہائی اسکول قادیان سے میٹرک پاس کر کے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا، اور ایف ایس سی تک کی تعلیم حاصل کی پھر جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے کر ۱۹۵۳ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۵۵ء سے ۱۹۵۷ء تک یورپ میں تعلیم پا کر ربوہ (پاکستان) واپسی ہوئی۔

جانشینی:

اپنی جماعت کے مختلف عہدوں پر کام کرنے کے بعد ۱۰/ جون ۱۹۸۲ء مجلس انتخاب کے ذریعہ اس کو مرزا قادیانی کا چوتھا جانشین قرار دیا گیا۔

۱۹۸۴ء میں لندن فرار:

۲۴/ اپریل ۱۹۸۴ء کو جنرل ضیاء الحق مرحوم (صدر پاکستان) کے دور حکومت میں جب امتناع قادیانیت آرڈی نینس نافذ ہوا، تو مرزا طاہر نے پاکستان سے فرار ہو کر لندن (اپنے اصل مستقر میں) پناہ لی۔ اور تادم تحریر وہیں مقیم ہے اور دنیا بھر میں زیغ و ضلال وارتداد پھیلانے میں مصروف ہے۔

مرزائی گروہ کی دو بڑی پارٹیاں

قادیانی اور لاہوری:

مرزائی گروہ کی یہ دو پارٹیاں کیسے وجود میں آئیں؟ اس کی روداد محمد علی ایم اے مرزائی لاہوری نے یوں بیان کی ہے:

"بانی سلسلہ (مرزا غلام احمد) کی وفات کے بعد سلسلہ کا کل کاروبار حسب وصیت صدر انجمن احمدیہ کے سپرد رہا اور سلسلہ کی قیادت حضرت مولانا نورالدین صاحب مرحوم کے ہاتھ میں رہی اور یہ صورت حال ان کی وفات تک رہی جو مارچ ۱۹۱۴ء میں ہوئی۔ اس عرصہ میں جماعت خوب ترقی کرتی چلی گئی، مگر اس تعداد کی ترقی سے بڑھ کر یہ بات تھی کہ عام مسلمانوں میں اس کی قبولیت بہت پھیلتی گئی اور گو ظاہر طور پر کوئی اختلاف جماعت میں نہیں ہوا لیکن دو قسم کے اختلافی امور ان ایام میں پیدا ہو گئے تھے، جن کے زیادہ قوت پکڑنے میں صرف مولوی نورالدین صاحب کی زبردست شخصیت مانع رہی، ان میں سے ایک امر خلیفہ اور انجمن کے تعلقات تھے، اور دوسرا امر مسلمانوں کی تکفیر کا مسئلہ تھا۔ امر اول

چونکہ اندرونی نظام سلسلہ سے تعلق رکھتا تھا، اس لئے اس سوال نے نہ اس وقت اور نہ بعد میں کوئی اہمیت اختیار کی۔ گو جماعت کے دو ٹکڑے ہونے میں یہ امر متنازع فیہ تھا، مگر امر دوم سلسلہ ہی نہیں، اسلام کے اصول تعلیم سے تعلق رکھتا تھا۔ اس لئے اس پر بالآخر مولوی صاحب کے انتقال کے بعد جماعت احمدیہ کے دو فریق ہوگئے۔ ایک فریق کا عقیدہ یہ رہا کہ جن لوگوں نے مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی خواہ وہ انہیں مسلمان ہی نہیں۔ مجدد اور مسیح موعود بھی مانتے ہوں، اور خواہ وہ ان کے نام سے بھی بے خبر ہوں، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں، اور دوسرے فریق کا عقیدہ یہ رہا کہ ہر کلمہ گو خواہ وہ اسلام کے کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو مسلمان ہے۔'' (ہاں مجدد اور مسیح امت کو رد کرنا قابل مواخذہ ضرور ہے ''مسیح موعود اور ختم نبوت مؤلفہ محمد علی ایم اے) اور کوئی شخص اسلام سے خارج نہیں ہوتا جب تک کہ وہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار نہ کرے...... فریق اول یعنی اس فریق کا جو مسلمانوں کی تکفیر کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دروازہ نبوت کھلا ہوا مانتا ہے، ہیڈ کوارٹر قادیان رہا اور دوسرے فریق نے اپنا ہیڈ کوارٹر لاہور میں قائم کیا۔ فریق قادیان کی قیادت اس وقت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ میں ہے اور فریق لاہوری کی مصنف کتاب ہذا کے ہاتھ میں۔'' (تحریک احمدیت ص۳۲ از محمد علی ایم اے)

بناوٹی اختلاف:

مرزائی گروہ کی ان دونوں پارٹیوں میں اختلاف واقعی ہے یا نہیں؟ اس کا فیصلہ حضرت مولانا منظور احمد مدظلہ کے اس تجزیہ سے ہو جاتا ہے، موصوف فرماتے ہیں:

''ہمارا یہ سوال ہے کہ اگر ان میں اختلاف حقیقی ہے تو لاہوری جماعت والوں کو چاہئے کہ وہ قادیانیوں کو برملا کافر کہیں کیونکہ ایک غیر نبی کو نبی مان رہے ہیں، اسی طرح قادیانیوں پر لازم ہے کہ وہ لاہوریوں کو کافر کہیں کہ ایک ''نبی برحق'' کی نبوت کے منکر ہیں، لیکن ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کو کافر نہیں کہتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان میں اختلاف حقیقی نہیں بلکہ بناوٹی ہے۔'' (کاوش ردقادیانیت ص۴۳)

مرزائی گروہ کے دیگر فرقے

مرزا کو نبی ساز ماننے والا فرقہ:

حضرت مولانا مفتی محمد یوسف صاحب لدھیانویؒ نے اس فرقہ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ:

''اس فرقہ کا عقیدہ تھا کہ مرزا قادیانی نہ صرف رسول ہیں بلکہ ان کی پیروی سے نبوت ملتی ہے۔ ان کی دلیل یہ تھی کہ مرزا قادیانی نے کثرت مکالمہ و مخاطبہ کا نام نبوت رکھا ہے اور یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے جس میں یہ سلسلہ جاری و ساری نہ ہو۔ اب اگر مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد نبوت کا سلسلہ ٹوٹ جائے تو ان کا دین بھی لعنتی بن جائے گا۔'' (مرزا قادیانی مراق سے نبوت تک، در تحفہ قادیانیت ص۹۷)

اس فرقہ کا ایک شخص چراغ الدین جموں تھا، اس نے مرزا کی زندگی ہی میں نبوت و رسالت کا دعویٰ کیا، جس پر مرزا غلام قادیانی نے چراغ پا ہو کر دافع البلاء میں لکھا۔ (جو ۲۳ اپریل ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی)

''یہ کیسی ناپاک رسالت ہے جس کا چراغ الدین نے دعویٰ کیا، جائے غیرت ہے کہ ایک شخص میرا مرید کہلا کر یہ ناپاک کلمات منہ پر لاوے لعنۃ اللہ علی الکافرین...... بس آج کی تاریخ سے وہ ہماری جماعت سے منقطع ہے۔'' (مختصر از ائمہ تلبیس ۵۱۲، ۵۱۳)

مذکورہ بالا دلیل سے بہت ''قادیانی نبی'' مبعوث ہوئے یہاں تک کہ قادیانی انبیاء کی بہتات سے مرزا محمود بوکھلا اٹھے اور خطبہ میں فرمایا:

''دیکھو! ہماری جماعت میں ہی کتنے مدعی نبوت کھڑے ہوگئے ہیں، میں ان میں سے سوائے ایک کے سب کے متعلق یہ خیال رکھتا ہوں کہ وہ اپنے نزدیک جھوٹ نہیں بولتے، واقعہ میں انہیں الہام ہوئے اور کوئی تعجب کی بات نہیں اب بھی ہوتے ہوں، مگر نقص یہ ہوا کہ انہوں نے اپنے الہاموں کو سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔'' (یہی غلطی مرزا غلام احمد نے تو نہیں کھائی، ناقل) (اخبار الفضل ۳۰/ مارچ ۱۹۲۸ء بحوالہ مرزا قادیانی مراق سے نبوت تک در تحفہ قادیانیت ص ۱۹۷ از مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ)

مرزا قادیانی کو تشریعی نبی ماننے والا اروپی فرقہ:

منشی ظہیر الدین اروپی موضع اروپ ضلع گوجرانوالہ کا رہنے والا تھا، اس کے نزدیک مرزا ایک صاحب شریعت نبی تھا، اس کا خیال ہے کہ قادیان ہی بیت اللہ شریف ہے اور وہی خدا کے نبی کی جائے ولادت ہے، اس لئے اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنی چاہئے۔ (مختصر از ائمہ تلبیس ص ۵۱۳)

باقی آئندہ

مولانا حفیظ اللہ ڈیروی

اپنے آپ کو تنہا نہ کیجئے

آج کے اس پرآشوب اور پرفتن دور میں جس کو دیکھو وہ پریشانی اور بے چینی میں مبتلا نظر آتا ہے حقیقت یہ ہے کہ زمانہ کی رنگ رلیوں اور گہما گہمیوں کے باوجود ہر آدمی اپنے کو تنہا محسوس کرتا ہے۔ نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ والدین اور اولاد، بہن اور بھائی جیسے مقدس خونی رشتے بھی ایک دوسرے سے دوری اور کھچاؤ محسوس کرتے ہیں۔ ''غرض کی دوستی' مطلب کا زمانہ'' والی کیفیت ہے۔ یہ صورت حال انتہائی خطرناک اور نقصان دہ ہے' اس سے ایک آدمی کا دوسرے پر اعتماد نہیں رہتا اور جب اعتماد اٹھ جاتا ہے تو لوگوں سے خوف آنے لگتا ہے' ایسے میں عروج کا سفر زوال میں بدلنے لگتا ہے' مایوسی اور حد درجہ بے یقینی گھیراؤ کرلیتی ہے اور اکثر اجتماعی منصوبوں کے عدم تکمیل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہر آدمی یہ سوچتا ہے کہ اپنی کسی ذاتی غرض اور مقصد کے لئے یہ منصوبہ بنایا گیا ہوگا۔ چنانچہ اس کی حوصلہ شکنی کے باعث بہت سارے اجتماعی منصوبے دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ اتحاد پارہ پارہ ہوجاتا ہے' اور جب اتحاد پارہ پارہ ہوجائے تو خودغرضی جنم لیتی ہے۔ خودغرضی جنم لے تو ایک دوسرے کا حق مارا جاتا ہے' حق مارا جائے تو دشمنیاں اور رقابتیں پیدا ہوتی ہیں جن سے خونی اور روحانی رشتوں کا تقدس پامال ہوکر نوبت قتل و غارت گری تک جاپہنچتی ہے۔

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ چودہ صدیاں گزر جانے کے باوجود اس گئے گزرے دور میں بھی اس کی تعلیمات اپنے اندر اتنی ہی تاثیر رکھتی ہیں' جتنی رزوال میں تھیں۔ چنانچہ شریعت مطہرہ نے بعض ایسے اعمال اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے جن سے دلوں میں جوڑ کی بجائے توڑ' قربتوں کی بجائے دوریاں پیدا ہوتی ہیں اور فاصلے سمٹنے کی بجائے بڑھتے ہیں۔ وہ اعمال بظاہر دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں' مگر عربی زبان کی ایک کہاوت ہے ''بڑی برائی کا آغاز کسی چھوٹی برائی سے ہوتا ہے'' اور وہ بری خصلتیں غیر شعوری اور نفسیاتی طور پر ایسی مؤثر ہیں کہ جن سے آہستہ آہستہ دلوں میں دراڑیں پیدا ہوتی ہیں اور دھیان نہ ہو تو انسان یہ جانے بغیر غلطیاں کرتا چلا جاتا ہے کہ اس سے کوئی غلط کام سرزد ہو رہا ہے۔ ذیل میں نمبروار ان کو اختصار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے' ان میں سے ہر ایک عمل کے نتائج بداتنے مختلف اور کثیر الانواع ہیں کہ ہر ایک پر تفصیل سے کچھ لکھا جاسکتا ہے مگر اس وقت اختصار مطلوب ہے تاکہ کسی درجے میں ان کا استحضار ہوجائے:

۱:......اپنے مسلمان بھائی کا مذاق اڑانا یعنی اس کو حقیر سمجھتے ہوئے اس کے کسی عیب کو زبان یا ہاتھ کے اشارے سے ظاہر کرنا خواہ وہ عیب اس کے جسم میں ہو' شکل میں ہو' علوم و عمل میں ہو یا اس کی گفتگو میں ہو۔

۲:......اپنے مسلمان بھائی کو کسی عیب اور گناہ کا طعنہ اور عار دلانا۔

۳:......کسی کو برے القاب سے پکارنا کہ جس سے اس کو ناگواری ہوتی ہو۔

۴:......بغیر کسی دلیل کے اپنے بھائی سے بدگمانی کرنا۔

۵:......کسی مسلمان بھائی کے خفیہ عیب کو تلاش کرنا۔

۶:......اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرنا یعنی اس کی عدم موجودگی میں اس کی کسی برائی کا ذکر کرنا جس کا ذکر کرنا اسے ناگوار ہو۔

۷:......اپنے نسب پر فخر کرکے دوسروں کو حقیر سمجھنا۔

۸:......حسد کرنا یعنی اپنے مسلمان بھائی سے اللہ تعالیٰ کی کسی نعمت کے چھن جانے اور ختم ہوجانے کی آرزو کرنا اور اس کے کمالات پر پریشان ہونا۔

۹:......اپنے مسلمان بھائی سے بغض رکھنا۔

۱۰:...... پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی کا خیال نہ رکھنا' جس میں یہ باتیں بطور خاص قابل ذکر ہیں کہ اپنے گھر میں تو خوب دعوتیں اڑاؤ اور پڑوسیوں کو کچھ نہ دو۔ اسی طرح اپنی اولاد کو یہ جانتے ہوئے پھل اور مٹھائی وغیرہ دینا کہ وہ مٹھائی اور پھل لے کر پڑوسیوں کے بچوں کے پاس جائیں گے جس سے پڑوسیوں کے بچوں کی دل آزاری ہوگی جب کہ تم پڑوسی کے بچوں کو کچھ نہ دو' یا دینے کی طاقت نہ ہو' اسی

طرح اپنے گھر میں شوروغل یا ٹیپ وغیرہ کی آواز اتنی اونچی کرنا کہ پڑوسیوں کا جینا دوبھر ہو جائے۔

۱۱:.....مسلمان بھائی کی دل شکنی کرنا۔

۱۲:.....قرض لے کر ادا نہ کرنا۔

۱۳:.....اپنے مسلمان بھائی کو قرض دے کر قرض سے زیادہ وصول کرنا جو سود میں داخل ہے اور حرام ہے۔

۱۴:.....کسی مسلمان بھائی پر بہتان لگانا۔

۱۵:.....خیانت کرنا خواہ مال کی خیانت ہو یا آبرو کی یا کام میں خیانت ہو۔

۱۶:.....کسی کی چغلی لگانا۔

۱۷:.....کسی کو دھوکا دینا۔

۱۸:.....مسلمان بھائی کے نقصان پر خوش ہونا۔

۱۹:.....چھوٹوں پر شفقت نہ کرنا۔

۲۰:.....بڑوں کی عزت نہ کرنا۔

۲۱:.....وعدہ کر کے پورا نہ کرنا۔

۲۲:.....کسی مسلمان بھائی کی ضرورت کے وقت باوجود قدرت کے مدد نہ کرنا۔

۲۳:.....کسی دنیوی رنجش کی وجہ سے تین دن سے زائد بولنا چھوڑ دینا۔

یہ چند مثالیں ہیں ان اعمال کی جو روزمرہ دانستہ اور نادانستہ شعوری اور غیر شعوری طور پر ہم سے صادر ہوتے رہتے ہیں۔ جن کی بدولت ہم اجتماعیت سے کٹ کر تنہائی کے لق ودق صحرا میں جا گرتے ہیں۔ اگر ہم اہتمام کے ساتھ اپنے آپ کو ان سے بچالیں تو دلوں کی نفرتیں اور عداوتیں محبتوں اور دوستیوں میں تبدیل ہو سکتی ہیں' اور حقیقت یہ ہے کہ کسی مسلمان کو تکلیف اور ایذاء سے بچانا ان واجبات میں سے ہے' جن کی ادائیگی کی تاکید نہایت اہتمام کے ساتھ کی گئی ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ جل شانہ ہم سب کو ان اعمال بد سے بچنے اور دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد عبداللہ

سبل السلام

قرآن کریم زندگی اور اس کی تمام شعبوں میں جو ہموار اور مستقیم راہ اور تمام بے اعتدالیوں سے پاک اور بے خطر راہیں کھولتا ہے ان کے لئے وہ "سبل السلام" کی تعبیر اختیار کرتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس کے لئے اس سے بہتر تعبیر اور کوئی ہو بھی نہیں سکتی' اور انہی کی طرف پیغمبر اشارہ کر کے کہتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

ترجمہ: "اور بے شک یہ میری راہ سیدھی ہے سو اسی پر چلو اور نہ چلو دوسرے راستوں پر کہ وہ تم کو اللہ کے راستہ سے تتر بتر کر دیں۔" (انعام رکوع:۱۹)

قرآن کی بلاغت ملاحظہ کیجئے کہ قرآن نے ہر جگہ ان آیات میں نور کو واحد اور ظلمت کو جمع کے لفظ سے ذکر کیا ہے' اس لئے کہ وحی کی روشنی اگر نہ ہو تو پھر زندگی کی ظلمتوں کی کوئی انتہا نہیں ہوتی اگر مذہب' وحی اور قرآن پاک کی روشنی کو علیحدہ کر دیا جائے تو ظلمت ہی ظلمت ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔

پس جو لوگ قرآن اور پیغمبر کی مشعل افروزی سے تاریکیوں سے اس دنیا اور گمراہیوں کی ان بھول بھلیوں سے نکل کر روشنی میں آجاتے ہیں ان کو از سر نو زندگی ملتی ہے وہ محسوس کرتے ہیں کہ انہیں آنکھیں مل گئی ہیں' اس کے بعد ان کے لئے تمام راہیں روشن ہو جاتی ہیں اور زندگی کے سفر میں ان کا ہر قدم خدائی روشنی کی طرف اٹھتا ہے اور جب تک وہ خدا کی اس رہنمائی میں رہتے ہیں ان سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہو سکتی۔ اسی وجہ سے قرآن کو اللہ تعالیٰ کے نور بصائر' ھدیٰ' بینہ' شفاء' موعظہ اور ذکر مبارک فرمایا گیا ہے اور قرآن کا اعجاز یہ ہے کہ یہ ایک ایسا آئینہ ہے جس میں مختلف خیالات و عقائد کے لوگ اور مختلف اخلاق و اعمال رکھنے والے ہر ایک اپنا چہرہ دیکھ سکتے ہیں اور پھر اپنے لئے عمل کی راہ متعین کر سکتے ہیں خود اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں:

ترجمہ: "ہم نے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب نازل کی جس میں تمہارا تذکرہ ہے کیا تم نہیں سمجھتے۔" (انبیاء رکوع ۱)

خلاصہ کلام یہ کہ قرآن کریم وہ نور ہدایت ہے جس نے روحانی دنیا میں ایک انقلاب پیدا کیا' اس کی روشنی میں ہر شخص اپنے لئے راہ عمل متعین کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ کور چشم نہ ہو اللہ تعالیٰ ہمیں دامن قرآن سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆.....☆☆

ردقادیانیت پر علما کرام کی

سہ ماہی تربیتی کلاس

- …… عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں گاہے بگاہے ردقادیانیت پر تیاری کے لئے فارغ التحصیل علمائے کرام کی سہ ماہی کلاس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔
- …… 10 شوال 1422ھ سے سہ ماہی کلاس جاری کی جارہی ہے۔
- …… جو حضرات اس میں شریک ہونا چاہیں وہ درخواستیں بھجوادیں۔
- …… کلاس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کا وفاق المدارس العربیہ پاکستان یا کسی مستند دینی ادارہ کا جید جداًمیں سندیافتہ ہونا ضروری ہے۔
- …… ان حضرات کو قیام وخوراک کے علاوہ آٹھ سو روپے ماہانہ وظیفہ بھی دیا جائے گا۔
- …… ذوق مناظرہ اور شوق تبلیغ رکھنے والے حضرات جو امتحان میں باصلاحیت معلوم ہوں انہیں حسب ضرورت مجلس کے شعبہ تبلیغ میں خدمات کا موقع دیا جاسکتا ہے۔
- …… جملہ خواہشمند رفقاء سادہ کاغذ پر بمعہ مکمل پتہ کے درخواست بھجوادیں اور سندات ہمراہ لف کریں۔
- …… تعلیم 10 شوال کو شروع ہوجائے گی۔

درخواست وہ رابطہ کے لئے:

مرکزی ناظم اعلیٰ

(مولانا) عزیز الرحمن جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

REGD. NO. SS-160

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کیلئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کے درج ذیل منصوبوں میں تعاون فرمائیں

اندرون ملک و بیرون ملک تبلیغی مشن اور مراکز کا قیام،

پوری دنیا میں معلمین کی تبلیغی سرگرمیاں اور قادیانیت کے سدباب کیلئے کوششیں،

اندرون ملک اور بیرون ملک مدارس اور مکاتیب قرآن کا مربوط نظام،

اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر مقدمات میں مسلمانوں کی پیروی

اندرون ملک و بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں اور سیمیناروں کا اہتمام

ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعے تبلیغی سرگرمیاں،

چناب نگر ربوہ میں مساجد اور دارالمبلغین کا قیام

انٹرنیٹ کے ذریعے قادیانیت کے پروپیگنڈوں کا جواب،

رد قادیانیت، نزول مسیح اور دیگر اہم موضوعات پر سینکڑوں کتابوں کی تصانیف و تقسیم،

ان تمام منصوبوں اور عقیدہ کے تحفظ اور قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے عطیات، زکوٰۃ، صدقات فطرہ کی رقوم سے بھرپور تعاون فرمائیں

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت سید نفیس الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے لئے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر: 514122
اکاؤنٹ نمبر 3464- UBL حرم گیٹ برانچ ملتان، پنجاب بینک 310 - 7734NBL حسین آگاہی ملتان

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی فون 7780337-7780340
اکاؤنٹ نمبر NBL300487-9 نمائش برانچ - ABL 927 بنوری ٹاؤن برانچ، کراچی

ختم نبوت سینٹر 35-STOCKWELL GREEEN LONDON.SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171-737-8199